حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کے

سو واقعات



مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 140/-

ملنے کا پتہ
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب:

قطب العالم، شیخ الشیوخ والعالم

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

بغداد کے مسافر میرا سلام کہنا
رو رو کے مرشدی سے میرا پیام کہنا
یا پیر غوثِ اعظم قسمت کھلے گی کسی دم
آئے گا کب یہ در پر تیرا غلام کہنا
بغداد والے مرشد در پر بلا لے مرشد
دیکھیں تیری گلی یہ صبح و شام کہنا

فہرست



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی المعروف حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شماران نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جن پر بلاشبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں سب سے زیادہ فخر ہے۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نجیب الطرفین سیّد ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب والد بزرگوار کی طرف سے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اور والدہ کی طرف سے حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بانی بھی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی عبادت وریاضت میں یکتا و بے مثل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر وعظ و تلقین کا آغاز کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اکتسابِ فیض کرنے والوں میں انسانوں کے علاوہ جن بھی ہیں۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ عبادت وریاضت میں بسر کیا اور شادی نہیں کی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شادی کا حکم دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شادی کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولادِ پاک دنیا کے کئی ممالک میں آباد ہوئی اور دین اسلام کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پیرانِ پیر ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ علیہم کی گردنوں پر میرا قدم ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان بھی ہے کہ میرے سلسلہ میں جو بھی داخل ہوگا اللہ عزوجل اسے مرتے وقت توبہ کی توفیق عطا فرمائے گا اور وہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

امام شریعت و طریقت، غوث الوریٰ، غوث الثقلین، غوث العالمین، امام الاولیاء، محی الدین حضور سیّدنا غوث اعظم کا اسم مبارک ''عبدالقادر'' ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک سیّدہ ام الخیر اُمۃ الجبار رحمۃ اللہ علیہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سیّد ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب پدری یہ ہے۔

۱۔ حضور سیّدنا غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
۲۔ بن حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ
۳۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
۴۔ بن حضرت سیّد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ
۵۔ بن حضرت سیّد داؤد رحمۃ اللہ علیہ
۶۔ بن حضرت سیّد موسیٰ ثانی رحمۃ اللہ علیہ
۷۔ بن حضرت سیّد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
۸۔ بن حضرت سیّد موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ
۹۔ بن حضرت سیّد عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ
۱۰۔ بن حضرت سیّد امام حسن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۔ بن حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

۱۲۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب مادری یہ ہے۔

۱۔ حضور سیّدنا غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ بن حضرت سیّدہ اُم الخیر اُمۃ الجبار رحمۃ اللہ علیہا

۳۔ بنت حضرت سیّد عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ بن حضرت سیّد ابو جمال الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ بن حضرت سیّد محمود رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ بن حضرت سیّد ابی العطاء عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ بن حضرت سیّد کمال الدین عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ بن حضرت سیّد علاؤ الدین محمد الجواد رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ بن حضرت سیّد امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ بن حضرت سیّد امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ بن حضرت سیّد امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ بن حضرت سیّد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

۱۴۔ بن حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

۱۵۔ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اولیاء اللہ کا خاندان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا جان، دادا جان، والد ماجد، والدہ ماجدہ، پھوپھی، بھائی، صاحبزادگان سب اولیاء اللہ ہوئے اور تمام حضرات صاحبِ کشف و کرامت تھے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابھی کمسن تھے کہ والد بزرگوار حضرت سیّد ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی ذمہ داری آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نانا حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کے کندھوں پر آن پڑی اور انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیّد عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ والد بزرگوار کو بچپن سے ہی کھیل کود سے نفرت تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اگر کبھی کھیل کود کا ارادہ کرتے تو ندائے غیبی آتی کہ ہم نے تجھے کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا اور یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ گھبرا کر کھیل کود سے دور ہو جاتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کے ابتدائی سترہ برس اپنے آبائی شہر جیلان میں ہی گزارے اور وہیں تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں اعلیٰ تعلیم کا شوق بیدار ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار والدہ ماجدہ سے کیا جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بغداد جانے کی اجازت دے دی۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ بغداد آمد کے بعد حضرت شیخ حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمہم اللہ میں ہوتا تھا اور بغداد کے قرب و جوار میں ان کا شہرہ تھا۔ بغداد کے بے شمار اولیاء نے انہی سے فیض حاصل کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قیام بغداد شریف کے محلہ مظفریہ میں رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے فراغت کے بعد حضرت شیخ حماد بن دباس رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں شریک ہو جاتے اور ان سے روحانی فیوض و برکات حاصل کرتے۔ بغداد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نو برس تک مختلف علوم پر دسترس حاصل کی اور اس وقت بغداد میں موجود تمام اکابر علمائے

عظام کی صحبتوں سے بھرپور فیض حاصل کیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ حصولِ علم کے بعد طریقت کی جانب راغب ہوئے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلب میں مجاہدہ کی رغبت پیدا ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے بھی فیض یاب ہو چکے تھے اس لئے طریقت کے اسرار و رموز سے آگاہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ روشن ضمیر اور اہل نظر تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قربِ ربانی کو پانے کے لئے خود کو مجاہدات کی بھٹی میں جلانا شروع کیا کیونکہ راہِ طریقت کا یہ پہلا اور ضروری قانون ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے مجاہدات کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ شدائد اگر پہاڑوں پر نازل ہوتے تو وہ بھی پھٹ جاتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد شہر کو چھوڑ کر جنگلوں اور ویرانوں میں رہنا شروع کر دیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس مدرسہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بطورِ مبلغ، مفتی، معلم اور روحانی پیشوا کے فرائض انجام دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطبات لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں تمام علماء و فقہاء آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت اور علم کے قائل ہو چکے تھے اور دور دراز کے علاقوں سے لوگ کثیر تعداد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فتاویٰ کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کا فوری شرعی حل انہیں بتا دیا کرتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ازواجِ مطہرات کی تعداد چار ہے۔ آپ

رحمۃ اللہ علیہ کی ازواج کے نام ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت سیّدہ بی بی مدینہ رحمۃ اللہ علیہا

۲۔ حضرت سیّدہ بی بی صادقہ رحمۃ اللہ علیہا

۳۔ حضرت سیّدہ بی بی مومنہ رحمۃ اللہ علیہا

۴۔ حضرت سیّدہ بی بی محبوبہ رحمۃ اللہ علیہا

روایات کے مطابق حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ان چاروں ازواج سے ستائیس بیٹے اور بائیس بیٹیاں تولد ہوئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹوں کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹیوں نے بھی تصوف کے میدان میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ازواج آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بے حد ادب کرتی تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بیویوں کا خاص خیال رکھتے اور اپنے ذمہ ان کے واجب حقوق میں کبھی کوتاہی نہ کرتے تھے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۹۱ برس ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اپنے وصال کی خبر دی تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اب علیل رہنے لگے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات کا فیضان جس سے ایک عالم سیراب ہوا تھا اب اس کے جانے کا وقت آ چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے دور ہو جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں مگر میرا باطن اللہ کے ساتھ ہے اور اس وقت کچھ لوگ یہاں تشریف لانے والے ہیں تم ان کے لئے جگہ فراخ کر دو۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے وصال سے قبل کلمہ طیبہ کا وِرد کیا اور پھر اللہ اللہ کی تسبیح پڑھنا شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد

کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پاک بغداد شہر کے وسط میں واقعہ ہے اور یہ وہی جگہ ہے جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور درس و تدریس کے لئے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دربار سے ملحقہ بے شمار مریدین اور ارادت مندوں کے مزارات بھی ہیں۔ بے شمار لوگ روزانہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوتے ہیں اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

بادشاہ ہر دو عالم شیخ عبدالقادر است
سرورِ اولاد آدم شیخ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نور اعظم شیخ عبدالقادر است



قصہ نمبر ۱

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشگوئی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ سے سر اٹھایا اور فرمایا مجھے عالم غیب سے یہ خبر دی گئی ہے کہ پانچویں صدی ہجری کے وسط میں ایک قطب عالم پیدا ہوگا جس کا لقب "محی الدین" ہوگا اور اس کا نام "عبدالقادر" ہوگا۔ وہ غوثِ زماں ہوگا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ پاک سے ہوگا اور وہ ائمہ اربعہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ سب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے متعلق کہے گا کہ میرا قدم ان کی گردنوں پر ہے۔



قصہ نمبر ۲

لقب ''محی الدین'' کی وجہ تسمیہ

بادشاہ دو جہاں قبلہ اہل عرفاں
نورِ یزداں مددے مہر درخشاں مددے

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۵۱۱ ھ میں میں برہنہ پاؤں بغداد کی جانب عازمِ سفر تھا راستہ میں مجھے ایک بیمار، کمزور اور متغیر رنگ والا شخص ملا۔ جب میں اس کے نزدیک آیا تو اس نے میرا نام لے کر مجھے پکارا اور مجھے سلام کیا۔ جب میں اس کے مزید نزدیک پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے سہارا دو چنانچہ میں نے اسے سہارا دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ تندرست و توانا ہو گیا اور اس کا چہرہ تروتازہ ہو گیا۔ میں نے یہ منظر دیکھا تو گھبرا گیا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

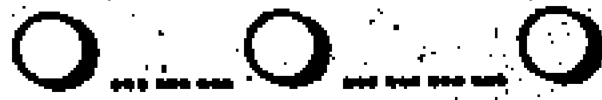
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی بات سن کر میرے چہرے پر اطمینان کی کیفیت طاری ہوئی۔ پھر اس نے مجھ سے پوچھا کیا تم مجھے جانتے ہو؟ میں نے انکار کر دیا تو اس نے کہا۔

''میں دین اسلام ہوں اور میں قریب المرگ تھا، اللہ عزوجل نے مجھے تمہارے ذریعے دوبارہ سے زندہ کر دیا ہے۔''

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس شخص سے رخصت ہونے کے بعد میں بغداد پہنچا اور جامع مسجد میں نماز کی غرض سے داخل ہوا۔ ابھی

میں جامع مسجد کے دروازے میں ہی تھا کہ ایک شخص آگے بڑھا اور اس نے میرے جوتے پکڑ کر مجھے ''یا سیّدی محی الدین'' کہہ کر پکارا۔ پھر جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوا تو چاروں جانب سے لوگ آ کر میرے ہاتھ چومنے لگے اور مجھے ''یا محی الدین'' کہہ کر پکارنے لگے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس لقب سے اس دن سے قبل مجھے کبھی کسی نے نہیں پکارا تھا۔



قصہ نمبر ۳

والد بزرگوار کو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت

روایات میں آتا ہے جس شب حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اس رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم کے ہمراہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دی۔

''اے ابوصالح (رحمۃ اللہ علیہ)! اللہ عزوجل نے تمہیں ایسا فرزند عطا فرمایا ہے جو ولی اللہ ہے، وہ میرا بیٹا ہے، وہ میرا اور اللہ کا محبوب ہے اور عنقریب اس کی اولیاء اللہ میں وہ شان ہوگی جو انبیاء کرام علیہم السلام میں میری شان ہے۔''



قصہ نمبر ٤

مادر زاد ولی

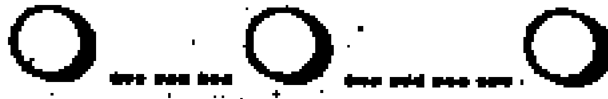
شاہِ والا حسبی سیّد عالی نسبی
رازدارِ ازلی کاشف پنہاں مددی

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت رمضان المبارک کے مقدس اور پاکیزہ مہینے میں ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دن بھر دودھ نہ پیتے تھے۔ ولادت باسعادت کے دوسرے سال موسم اَبر آلود ہونے کی وجہ سے لوگوں کو رمضان کا چاند دکھائی نہ دیا لوگوں نے میرے پاس آکر دریافت کیا کہ کیا عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) نے دودھ پیا ہے یا نہیں؟

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ فرماتی ہیں! میں نے کہا آج میرے بیٹے نے دودھ نہیں پیا۔ پھر اس کی تصدیق ہوگئی کہ اس دن ماہِ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ تھی یعنی اس دن پہلا روزہ تھا۔ اس واقعہ سے تمام شہر میں یہ مشہور ہوگیا کہ ساداتِ کے گھرانے میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تمام رمضان المبارک میں یہی معمول رہا کہ سارا سال آپ رحمۃ اللہ علیہ دودھ پیا کرتے تھے مگر جونہی رمضان المبارک شروع ہو جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ دودھ پینا ترک کر دیتے تھے

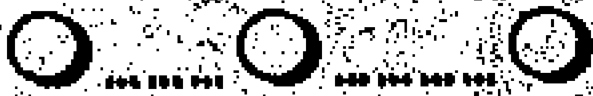
یعنی رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ طلوعِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک قطعاً دودھ نہ پیتے تھے خواہ کتنی ہی دودھ پلانے کی کوشش کی جاتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک کے پورے مہینے میں دن کے وقت روزے سے رہتے تھے اور جب مغرب کے وقت اذان ہوتی اور لوگ افطار کرتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی وقت دودھ پیا کرتے تھے۔



قصہ نمبر ۵

اٹھارہ سپارے شکمِ مادر میں حفظ تھے

روایات میں آتا ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب پڑھنے کے لائق ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید کی تعلیم کے لیے ایک مدرسے میں لے جایا گیا تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید حفظ کریں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے تو استاد نے کہا پڑھو بیٹے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنے کے ساتھ ساتھ الم سے لے کر مکمل اٹھارہ سپارے زبانی سنا دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد نے حیرانگی سے پوچھا کہ تم نے یہ کب پڑھے اور کیسے حفظ کیے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری والدہ ماجدہ کو یہ اٹھارہ سپارے یاد ہیں اور وہ ان کو اکثر پڑھا کرتی تھیں جب میں شکم مادر میں تھا چنانچہ یہ اٹھارہ سپارے بارہا سنتے سنتے مجھے یاد ہو گئے تھے۔



قصہ نمبر ۶

والدہ کی نصیحت کو نظر انداز نہ کیا

منقول ہے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۴۸۸ھ میں اٹھارہ برس کی عمر میں والدہ ماجدہ کی اجازت سے مزید تعلیم کے لئے بغداد روانہ ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں بغداد کے لئے روانہ ہونے لگا تو والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے والد نے ترکہ میں اسی دینار چھوڑے تھے، چالیس دینار تمہارے بھائی کے لئے ہیں اور چالیس دینار تمہارے ہیں، تمہارے دینار میں نے تمہاری قمیض کے اندر سی دیئے ہیں۔ میں نے والدہ ماجدہ سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل کے احکامات کی پابندی کرنا، حرام سے پرہیز کرنا، تقدیر خداوندی پر راضی رہنا اور خواہ کیسے بھی حالات ہوں جھوٹ نہ بولنا۔"

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری والدہ اس بات کو جانتی تھیں کہ بغداد میرے لئے ایک نیا شہر ہے اور وہاں میرا کوئی دوست، ساتھی یا غمخوار موجود نہیں ہے اس لئے انہوں نے ایک سرد آہ لینے کے بعد مجھے اللہ کے سپرد کیا۔ میں بغداد جانے کے لئے ایک قافلہ میں شامل ہو گیا۔ جب یہ قافلہ شہر کی حدود سے باہر نکلا تو راستہ میں ساٹھ لٹیروں نے قافلے پر حملہ کر دیا اور قافلے کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ لوٹ مار کے دوران ایک شخص میرے پاس آیا اور پوچھا اے لڑکے! تیرے

پاس کیا ہے؟ میں نے کہا میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ شخص میری بات کو مذاق سن کر آگے بڑھ گیا۔ اس کے بعد ایک اور شخص میرے پاس آیا اور اس نے بھی مجھ سے یہی پوچھا اور میں نے اسے بھی یہی بتایا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ وہ بھی میری بات کا مذاق اڑا کر آگے بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد یہ دونوں لٹیرے اپنے سردار کے پاس گئے اور اسے میری بات بتائی۔ اس سردار نے مجھے بلایا اور دریافت کیا کہ کیا واقعی تمہارے پاس چالیس دینار ہیں۔ میں نے اسے بتایا ہاں میری بغل کے نیچے سلے ہوئے ہیں۔ سردار نے قمیص کو ادھیڑ کر دیکھا تو اس میں سے چالیس دینار برآمد ہو گئے۔ وہ سردار حیران ہوا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم نے اسے راز کیوں نہ رکھا؟ تمہیں سچ بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ میں نے جواب دیا میری والدہ نے سفر پر نکلتے وقت اس بات کی نصیحت کی تھی کہ بیٹا جیسے بھی حالات ہوں تم جھوٹ نہ بولنا لہٰذا جب مجھ سے پوچھا گیا میرے پاس کیا ہے تو میں نے سچ سچ بتا دیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری بات سن کر اس سردار کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور اس نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا کہ تم نے اپنی والدہ کا عہد نہیں توڑا اور ایک میں ہوں جو سالہا سال سے رب کے عہد کو توڑ رہا ہوں اور لوگوں کو لوٹ رہا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ سردار میرے قدموں میں گر پڑا اور توبہ کرنے کے بعد تمام مال و اسباب قافلے والوں کو واپس کر دیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی شخص نے میرے دست مبارک پر توبہ کی۔



قصہ نمبر ۷

بغداد میں دورانِ تعلیم

بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نو برس تک بغداد میں علم حاصل کیا۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ سخت مجاہدے بھی کرتے رہے۔ والدہ ماجدہ نے جو چالیس دینار آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیئے تھے وہ جلد ہی ختم ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گزر اوقات کے لئے بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا مگر اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی استقامت میں کسی قسم کا کوئی فرق نہ آیا۔

حضرت شیخ طلحہ بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بتایا کہ بغداد میں قیام کے دوران اکثر و بیشتر مجھے کھانے کو کچھ نہ ملتا تھا حتیٰ کہ ایک مرتبہ میں بیس روز تک فاقے سے رہا تو میں ایوانِ کسریٰ کی جانب چل پڑا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ چالیس اولیاء اللہ مجھ سے پہلے وہاں موجود تھے، مجھے یہ دیکھ کر بہت شرمندگی ہوئی اور میں واپس ہو لیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس دوران میری ملاقات اپنے ایک ہم وطن سے ہوئی اس نے مجھے کچھ رقم دیتے ہوئے کہا کہ یہ میری والدہ ماجدہ نے دی ہے، میں اس شخص کو جانتا بھی نہ تھا۔ میں نے وہ رقم لی اور واپس ان اولیاء کے

پاس آیا اور ان میں رقم تقسیم کی اور بقدر ضرورت خود بھی رکھ لی۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا یہ رقم کہاں سے آئی؟

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے انہیں بتایا یہ رقم میری والدہ نے بھیجی ہے اور مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ میں یہ ساری رقم خود رکھ لیتا۔ پھر میں نے بغداد واپس آ کر باقی ماندہ رقم سے کھانا خریدا اور فقراء کو بلا کر اپنے ساتھ بٹھایا اور ہم نے کھانا تناول فرمایا۔



قصہ نمبر ۸

خوفِ خداوندی کا ایک واقعہ

حضرت شیخ عبداللہ سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ مجھے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ میں کئی روز سے فاقے تھا اور بھوک کی شدت نے جب مجھے زیادہ بے چین کیا تو میں محلّہ قطیعہ شرقیہ میں جا نکلا جہاں ایک شخص نے مجھے کاغذ کی بندھی ہوئی ایک پڑیا دی اور چلا گیا۔ میں نے اس پڑیا کے اندر موجود رقم سے حلوہ خریدا اور مسجد میں جا بیٹھا۔ میں قبلہ رو بیٹھا یہ سوچ رہا تھا کہ مجھے اس حلوہ کو کھانا چاہئے یا نہیں؟ اس دوران میری نظر ایک کاغذ پر پڑی میں نے اس کاغذ کو اٹھا کر دیکھا اس میں تحریر تھا کہ ہم نے کمزور مومنین کے لئے رزق کی خواہش پیدا کی تاکہ وہ بندگی کے لئے اس کے ذریعہ قوت پائیں۔ میں نے جب یہ عبارت پڑھی تو میرے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور خوفِ خداوندی سے میرے بدن کے تمام بال کھڑے ہوگئے۔ میں نے اس حلوہ کے نیچے سے اپنا رومال نکالا اور اسے وہیں چھوڑ کر مسجد میں دو رکعت نماز ادا کر کے واپس آ گیا۔



قصہ نمبر ۹

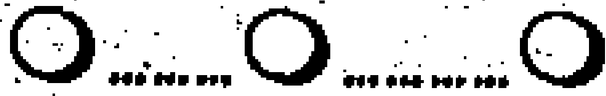
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایثار

حضرت ابوبکر تمیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ بغداد میں سخت قحط پڑا اور کھانے کو کچھ میسر نہ تھا۔ مجھے بھی فاقے رہتے کئی دن گزر چکے تھے۔ ایک روز جب بھوک کا غلبہ کچھ زیادہ ہوا تو میں دریائے دجلہ پر چلا گیا تاکہ اگر کچھ گھاس یا پتے ملیں تو کھا کر گزارہ کر لوں مگر وہاں پہلے ہی بہت سے لوگ موجود تھے اور وہ بھی میری طرح کھانے کی تلاش میں تھے۔ بالآخر میں شہر کی جانب واپس لوٹ آیا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک نوجوان بھنا ہوا گوشت لے کر مسجد میں داخل ہوا اور کھانے بیٹھ گیا۔ میں بھوک سے اس قدر نڈھال تھا کہ جب وہ لقمہ اپنے منہ میں ڈالتا تو میں اپنا منہ کھول لیتا۔ حتیٰ کہ میں نے خود کو ملامت کرنے کو کہا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ اللہ عزوجل میرے حال سے واقف ہے اسی پر توکل کر اور اس قدر بے صبرا نہ ہو۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر وہ نوجوان میری جانب متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ کھانے میں شامل ہو جائیں میں نے انکار کر دیا اور جب اس نے بہت زیادہ اصرار کیا تو میں اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا۔ اس نوجوان نے مجھ سے پوچھا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ میں نے اسے بتایا کہ میں فقہ کا طالب علم ہوں اور جیلان کا رہنے والا ہوں۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم جیلان

کے ایک شخص عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کو جانتے ہو؟ میں نے اسے بتایا وہ میں ہی ہوں۔ میری بات سن کر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور کہنے لگا کہ مجھے جیلان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آٹھ دینار دے کر بھیجا تھا۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتا رہا یہاں تک کہ میرے پاس موجود رقم بھی ختم ہو گئی اور فاقوں کی نوبت آ گئی۔ میں نے بھوک سے نڈھال تین دن گزار دیئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ فاقہ کی حالت میں تیسرے دن تو مردار کھانے کی بھی اجازت ہے اس لئے میں نے امانت میں سے یہ کھانا خریدا تھا یہ کھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملکیت ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معافی چاہتا ہوں۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اس شخص کو تسلی دی کہ فکر کی کوئی بات نہیں اور پھر ہم دونوں نے مل کر وہ کھانا کھایا۔



قصہ نمبر ۱۰

ایک غوث کی پیشگوئی

شیخ ابوسعید عبداللہ محمد سے منقول ہے فرماتے ہیں میں، ابن السقا اور حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نظامیہ بغداد میں زیر تعلیم تھے۔ اس زمانے میں بغداد میں ایک شخص بہت مشہور تھا اور سب اس کو غوث کہتے تھے۔ وہ جب چاہتا ظاہر ہو جاتا اور جب چاہتا غائب ہو جاتا تھا۔ ایک روز ہم تینوں دوستوں نے اس بات کا ارادہ کیا کہ ان سے ملا جائے۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ابن السقا نے کہا کہ میں اس غوث سے ایسا مسئلہ پوچھوں گا کہ وہ لاجواب ہو جائے گا۔ میں نے کہا کہ میں بھی ایک سوال کروں گا دیکھتا ہوں وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں کوئی سوال نہیں کروں گا میں تو صرف ان کی زیارت کی سعادت حاصل کروں گا۔

شیخ ابوسعید عبداللہ محمد فرماتے ہیں جب ہم وہاں پہنچے تو وہ موجود نہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ظاہر ہوئے اور ابن السقا سے کہنے لگے اے ابن السقا! تجھ پر صد افسوس ہے تو مجھ سے ایسا سوال پوچھنا چاہتا تھا جس سے تو مجھے لاجواب کر دے۔ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے اور انہوں نے ابن السقا کے بتائے بغیر اس کے سوال کا جواب دے دیا اور پھر فرمایا مجھے تیرے اندر کفر نظر آتا ہے۔ پھر انہوں نے میری جانب نگاہ کی اور فرمایا کہ تمہارا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے اور تمہاری

اس بے ادبی کی وجہ سے دنیا تمہارے کانوں تک چھا جائے گی۔ پھر وہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو اپنے پاس بلا کر بٹھایا اور ان کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آئے اور فرمایا۔

''اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! تو نے اپنے ادب کی بدولت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کر لیا تم عنقریب ایک منبر پر بیٹھو گے اور سارا بغداد تمہاری بات سنے گا تم اعلان کرو گے کہ ہر ولی کی گردن پر میرا قدم ہے اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ تمام ولی اللہ تمہاری اس بات پر اپنا سر جھکا دیں گے۔''

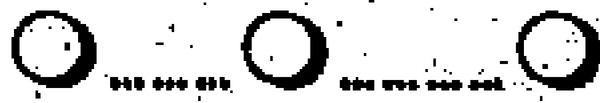
شیخ ابوسعید عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد وہ غوث غائب ہو گئے اور ہماری ان سے پھر کبھی کوئی ملاقات نہ ہوئی۔ جس وقت حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ منبر ولایت پر بیٹھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا کہ تمام اولیاء کی گردنوں پر میرا پاؤں ہے۔

خاک پائے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ را بخش ضیاء حضرت غوث الثقلین

شیخ ابوسعید عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن السقا کا یہ حال تھا کہ اس نے شرعی علوم پر دسترس حاصل کی اور ہر ایک کو اپنے علم سے مات دی مگر جب خلیفہ نے اسے اپنا مقربِ خاص بنا کر شاہِ روم کی جانب بھیجا تو اس نے شاہِ روم کے تمام عیسائی پادریوں کو مات دے دی۔ شاہِ روم نے اس کی نہایت عزت کی اور اسے اپنا مقرب خاص بنا لیا۔ وہاں ابن السقا ایک لڑکی پر فریفتہ ہوا اور اس نے شاہِ روم سے اس کا رشتہ مانگا۔ شاہِ روم نے کہا کہ اس کا رشتہ میں ایک شرط پر دوں گا جب تو عیسائی ہو گا۔

ابن السقا نے اس لڑکی سے شادی کی غرض سے عیسائی مذہب اختیار کر لیا۔ مجھے جب علم ہوا تو مجھے ان غوث کا قول یاد آ گیا۔

شیخ ابو سعید عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری حالت یہ ہوئی کہ میں بغداد سے دمشق آیا تو سلطان نور الدین زنگی ملک شہید نے مجھے محکمہ اوقات کا ناظم الاعلیٰ مقرر کر دیا۔ میں حاکم ہو گیا اور دنیا چاروں جانب سے مجھ پر ٹوٹ پڑی۔ اس غوث کی کہی ہوئی تینوں باتیں درست ثابت ہوئیں۔



قصہ نمبر ۱۱

ہر ولی کی نگاہیں تیرے مقام پر ہیں

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۵۰۹ھ میں پہلی مرتبہ مجھے حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں حرمِ پاک کی جانب عازمِ سفر ہوا۔ جب میں منارہ اُم القرون جو مکہ مکرمہ کے نزدیک ایک مقام ہے وہاں پہنچا تو میری ملاقات حضرت شیخ عدی بن مسافر رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت عالم شباب میں تھے۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا میں حج بیت اللہ شریف کی نیت سے جا رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا ہم دونوں ساتھی بن سکتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں ایسا ممکن ہے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم دونوں نے اکٹھے سفر شروع کر دیا۔ راستے میں ہمیں ایک حبشی لڑکی ملی جس کے چہرے پر نقاب تھا۔ وہ میرے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی اور دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں عجم کا رہنے والا ہوں اور بغداد سے آ رہا ہوں۔ اس لڑکی نے کہا میں حبشہ میں تھی جب میں نے دیکھا اللہ عزوجل نے تیرے دل پر تجلی کی اور جہاں تک مجھے معلوم ہے اللہ عزوجل نے اپنے وصل سے تجھے وہ کچھ عطا کیا ہے جو کسی کو نہیں کیا پس میں نے چاہا کہ میں تجھے دیکھوں۔ پھر کہنے لگی آج میں تم دونوں کے ساتھ رہوں گی اور شام کو روزہ بھی تمہارے ساتھ افطار کروں گی۔ پھر وہ راستے کے ایک طرف اور ہم دوسری طرف چلنا

شروع ہو گئے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں شام کو جب افطاری کا وقت ہوا تو آسمان سے ہمارے لئے ایک طباق اترا جس میں کچھ روٹیاں، سرکہ اور ترکاری تھی۔ اس حبشی لڑکی نے کھانا دیکھتے ہوئے فرمایا۔

"سب تعریف اللہ عزوجل کے لئے ہے اس نے میرے مہمانوں کو عزت بخشی۔ ہر رات میرے لئے دو روٹیاں اترا کرتی تھیں آج میرے مہمان ساتھ ہیں تو چھ روٹیاں اتری ہیں۔"

حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم تینوں نے اس میں سے دو دو روٹیاں کھائیں۔ پھر پانی کے تین کوزے اترے اور ہم نے اس میں سے پانی پیا۔ اس کے بعد وہ حبشی لڑکی ہم سے رخصت ہو گئی۔ ہم دونوں جب مکہ مکرمہ پہنچے تو طواف کی غرض سے بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ حضرت شیخ عدی بن مسافر علیہ رحمۃ اللہ پر انوار و تجلیات کی بارش ہوئی اور وہ بے ہوش ہو گئے دیکھنے سے یہی گمان ہوتا تھا کہ وہ وصال فرما گئے ہیں۔ اس دوران وہی حبشی لڑکی آئی اور اس نے ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا کہ تجھے وہی زندہ کرے گا جس نے تجھے مارا ہے۔ پاک ہے وہ ذات کہ حادث چیزیں بجز اس کے برقرار رکھنے کے اس کے جلالی نور کی تجلی کے آگے قائم نہیں رہ سکتیں بلکہ اس کے جلال کے انوار نے اندھوں کی آنکھیں بھی چندھیا کر رکھ دی ہیں۔

حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں پھر دورانِ طواف مجھ پر بھی انوار و تجلیات کی بارش ہوئی۔ میں نے اپنے باطن کا خطاب سنا جس کے الفاظ تھے۔

"اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! ظاہر چھوڑ دے اور توحید تجرید اور توحید

تفرید اختیار کر عنقریب ہم تمہیں اپنی بے شمار نشانیاں دکھائیں گے تو اپنی مراد کو غلط نہ کر اور اپنے قدم کو ثابت رکھ اور دنیا میں ہمارے سوا کسی کو مالک نہ سمجھ' لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے مسند ارشاد پر بیٹھ۔"

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد وہ حبشی لڑکی میرے پاس آئی اور کہنے لگی۔

"اے جوان! مجھے تیرا مقام معلوم ہے تجھ پر نور کا خیمہ لگا ہوا ہے اور آسمان تک تجھے فرشتوں نے گھیر رکھا ہے اور ہر ولی کی نگاہیں تیرے مقام پر ہیں اور ان کی آرزو ہے کہ تیرے جیسی نعمت انہیں بھی حاصل ہو جائے۔"

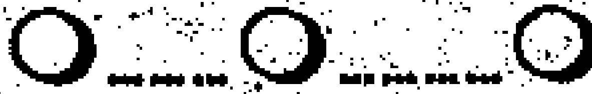


قصہ نمبر ۱۲

عبدالقادر دیوانہ

حضرت شیخ ابوعبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک رات مجھ پر خاص وجدانی کیفیت طاری ہوئی میں نے بے ساختہ چیخ ماری جس سے لٹیروں کی جماعت گھبرا کر بھاگ گئی کہ شاید کوئی آ گیا ہے۔ جب وہ لوگ میرے پاس آئے اور مجھے زمین پر بے ہوش پڑا دیکھا تو کہنے لگے۔

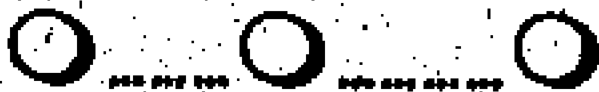
"یہ تو عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) دیوانہ ہے اس نے ہمیں ڈرا دیا۔"



قصہ نمبر ۱۲

نفس کے بہکاوے میں نہ آئے

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن یحییٰ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی اور پندرہ برس تک ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا چنانچہ ایک رات میں ایک سیڑھی پر چڑھ رہا تھا کہ میرے نفس نے مجھ سے کہا کاش! تو ایک گھڑی سو جائے اور پھر اٹھ کر عبادت کر لے۔ جیسے ہی یہ خیال میرے دل میں آیا میں وہیں ایک پاؤں پر کھڑا ہو گیا اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کر دی یہاں تک کہ میں نے اسی حالت میں قرآن مجید ختم کیا۔



قصہ نمبر ۱۴

رب تعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ ماجد سے سنا کہ دورانِ سیاحت میں ایک لق ودق صحرا میں جا نکلا جہاں پانی کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔ میں کئی روز تک وہاں بھوکا پیاسا پڑا رہا۔ ایک دن بادل آئے اور بارش کی کچھ بوندیں مجھ پر گریں جس سے میں سیراب ہوا۔ پھر میں نے ایک نور کو دیکھا جس سے آسمان کا کنارہ روشن تھا۔ اس نور سے ایک شکل نمودار ہوئی اس نے مجھے پکارا۔

"اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! میں تیرا رب ہوں اور تیرے اوپر حرام تمام اشیاء کو حلال کرتا ہوں۔"

حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سنتے ہی تعوذ پڑھنی شروع کر دی جس سے وہ نور غائب ہو گیا اور اس نے دھوئیں کی شکل اختیار کر لی اور کہنے لگا۔

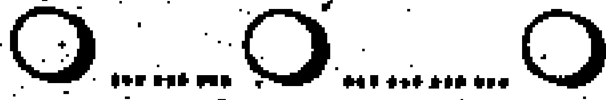
"اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! تم نے اللہ عزوجل کے حکم سے اور اپنے علم کے ذریعے میرے مکر سے نجات پا لی ورنہ میں اپنے اس مکر سے ستر اہل طریقت کو گمراہ کر چکا ہوں۔"

حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''یہ میرے رب تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل و کرم ہے۔''

حضرت شیخ ضیاء الدین ابونصر موسیٰ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لوگوں نے آپ علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ آپ علیہ الرحمۃ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

''شیطان کے اس کے قول سے کہ میں حرام اشیاء کو حلال کرتا ہوں، مجھے معلوم ہے اللہ عزوجل کبھی بھی بری چیز کا حکم نہیں دیتا اور جو چیز شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام ہے اسے صرف میرے لئے ہی حلال کیسے کیا جا سکتا ہے؟''



قصہ نمبر ۱۵

شیطان کو بھگانا

حضرت شیخ صیرنی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں جب بغداد چھوڑ کر بیابانوں میں رہنے لگا تو شیاطین انسانی شکلوں میں آتے اور وہ ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہوتے تھے۔ وہ مجھ سے جنگ کرتے اور مجھ پر آگ کے شعلے برساتے تھے۔ میں نے اپنے دل میں ان سے لڑنے کے لئے حوصلہ، ہمت اور جرأت پائی اور ہر میدان میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ ہاتف غیبی سے میرے لئے ندا آتی۔

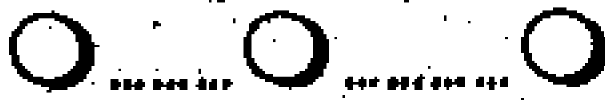
"اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! اٹھو اور ان کا مقابلہ کرو ہم تمہاری مدد کریں گے۔"

چنانچہ جب میں ان کا مقابلہ کرتا تو وہ فرار ہو جاتے تھے۔ ایک شیطان نے مجھ سے کہا کہ یہ جگہ چھوڑ کر چلے جاؤ میں تمہارا برا حال کر دوں گا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا جس سے وہ الٹے پاؤں بھاگ گیا۔ میں لاحول ولا قوۃ پڑھتا اور شیطان جل کر راکھ ہو جاتے تھے۔

بایں حشمت بایں شوکت بایں قدرت بایں عظمت
نبو داست و نخواہد بود الحق مثل تو ثانی

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن ایک نہایت بدصورت

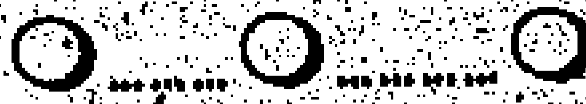
شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں ابلیس ہوں آپ (رحمۃ اللہ علیہ) نے مجھے اور میرے گروہ کو تنگ کر دیا ہے۔ میں نے اسے جواب دیا تو یہاں سے دور ہو جا۔ پھر اچانک ایک غیبی ہاتھ نمودار ہوا اور اس نے اس کے سر پر ضربیں لگا کر اس زمین کے اندر دھنسا دیا۔ وہ دوبارہ نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں بھڑکتے ہوئے شعلے تھے وہ مجھ سے جنگ کرنا چاہتا تھا لیکن اس دوران ایک نقاب پوش گھڑسوار آیا اور اس نے میرے ہاتھ میں تلوار دی۔ شیطان نے وہ تلوار دیکھی تو الٹے قدموں بھاگ کھڑا ہوا۔



قصہ نمبر ۱۶

سخت مجاہدے کا ایک قصہ

حضرت شیخ ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں برج عجمی میں گیارہ برس رہا اور میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا جب تک تو میرے منہ میں لقمہ نہ دے گا میں اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا اور جب تک تو مجھے پانی نہیں پلائے گا میں پانی نہیں پیوں گا چنانچہ میں نے چالیس روز تک کچھ نہ کھایا پیا۔ اس کے بعد ایک شخص میرے لئے کھانا لایا۔ میں بھوک کی شدت سے کھانا ہی چاہتا تھا کہ میرے دل سے آواز آئی کہ تو اللہ سے کیا گیا اپنا وعدہ توڑنا چاہتا ہے چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اس دوران میرے نفس نے چلانا شروع کر دیا ہائے بھوک ہائے بھوک لیکن میں نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اس دوران حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ آئے اور مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے۔



قصہ نمبر ۱۷

ولایت کی خلعت

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔

"میرے بیٹے! تم وعظ و نصیحت کرو۔"

میں نے عرض کیا میں عجمی ہوں اور علمائے بغداد کے سامنے تقریر کرنا میرے لئے ممکن نہ ہوگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منہ کھولنے کا حکم دیا اور جب میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مرتبہ میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا کہ اب تم وعظ کرو اور لوگوں کو حق کی دعوت دو۔ پھر امیر المومنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا بیٹے! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں تھوکا اور فرمایا کہ وعظ و نصیحت کرو۔ میں نے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ تھوکا جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مرتبہ تھوکا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب کی وجہ سے ایسا کیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خلعت پہنائی اور فرمایا:

"یہ تمہاری ولایت کی خلعت ہے اور یہ اقطاب اولیاء کے لئے مخصوص ہے۔"

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد اللہ عزوجل نے مجھ پر اپنے بے پناہ فیوض و برکات نازل فرمائے اور میری زبان میں تاثیر عطا فرمائی میں جس شخص کو بھی دعوتِ حق دیتا وہ میری دعوت کو رد نہ کرتا اور میرے وعظ میں لوگوں کا ایک ہجوم موجود رہتا۔ اس واقعہ سے قبل میری محفل میں صرف چند لوگ بیٹھا کرتے تھے بعد ازاں قطب، ابدال، ملائکہ، جن و انس بڑی تعداد میں میرے وعظ میں شامل ہونے لگے۔

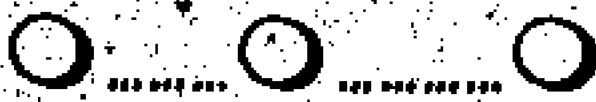


قصہ نمبر ۱۸

آواز نزدیک اور دور سب کے لئے یکساں ہوتی تھی

منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں لوگوں کا بے پناہ ہجوم ہوتا تھا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز نزدیک اور دور سب کے لئے یکساں ہوتی تھی۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے علاوہ جن وانس، ملائکہ وغیرہ حاضر ہوتے اور حضرت خضر علیہ السلام باقاعدگی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں شریک ہوتے تھے۔



قصہ نمبر ۱۹

لوگوں کو اللہ کے لئے جمع کرنا

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل لگی ہوئی تھی اور بے شمار لوگ محفل میں موجود تھے۔ اس دوران بارش شروع ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ اٹھائے اور بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا۔

"الٰہی! میں تیرے لئے لوگوں کو جمع کرتا ہوں اور تو لوگوں کو منتشر کرتا ہے۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ بارش رک گئی۔



قصہ نمبر ۲۰

بے مثال صبر

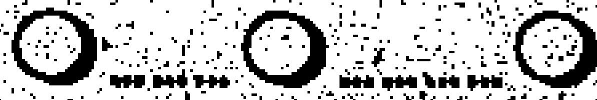
حضرت احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی نامی ایک عجمی شخص حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم حاصل کرتا تھا مگر وہ اتنا کند ذہن تھا کہ بہت مشکل سے اس کی سمجھ میں کوئی بات آتی تھی۔ اس کے باوجود آپ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ اسے پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن دورانِ سبق ابن سمول، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو حاضر ہوئے۔ وہ فرماتے ہیں جب میں نے اس بے مثال صبر پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حیرانگی کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ مشقت میرے لئے صرف ایک ہفتہ کی ہے اس کے بعد اللہ عزوجل اپنا فضل فرمائے گا۔ ابن سمول نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق دن گننا شروع کر دیئے۔ ہفتے کے آخری روز اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن سمول اس بات پر حیران تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے انتقال کی خبر ایک ہفتہ قبل ہی ہو چکی تھی۔



قصہ نمبر ۲۱

سینہ مبارک سے نور کا ظاہر ہونا

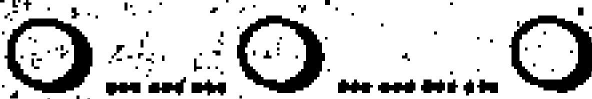
حضرت مفرج بن نبہان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت عام ہوئی تو بغداد کے قریبا ایک سو فقیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس غرض سے حاضر ہوئے تاکہ وہ علیحدہ علیحدہ مسئلہ دریافت کریں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا امتحان لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی آمد کے بعد سر جھکا لیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ مبارک سے ایک نور ظاہر ہوا جس کا مشاہدہ اہل کشف نے کیا۔ پھر وہ نور ان سو فقہاء کے سینوں میں گزرتا چلا گیا جس کی وجہ سے ان پر خوف طاری ہو گیا انہوں نے چیخیں مارتے ہوئے اپنے کپڑے پھاڑنا شروع کر دیئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سر رکھ کر معافی کے طلبگار ہوئے۔ اس دوران اہل محفل نے بھی ایسی زوردار چیخ ماری کہ سارا بغداد لرز اٹھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر ان فقہاء کو اٹھایا اور فرمایا کہ تمہارے سوال یہ تھے اور ان کے جوابات یہ ہیں۔



قصہ نمبر ۲۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خلعت خاص عطا ہونا

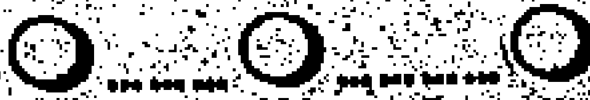
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں مسند ارشاد پر بیٹھا ہوا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا کہ کیا آپ علیہ السلام کی امت میں ایسا کوئی شخص ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نفی میں سر ہلا دیا۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلعت خاص عطا فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۳

صلہ رحمی کا ایک واقعہ

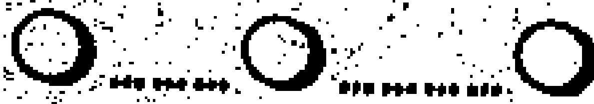
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حضرت سیّدنا عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر حج پر تشریف لے گئے۔ خادمین کی ایک کثیر جماعت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ راستہ میں موضع حلہ نزد بغداد پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام کو حکم دیا کہ اس بستی میں جا کر سب سے زیادہ مفلس اور نادار گھر کو تلاش کرو۔ خدام نے تلاش شروع کی تو انہیں ایک بوڑھے اور محتاج میاں بیوی کا گھر مل گیا جہاں وہ اپنی بچی کے ہمراہ رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب اطلاع دی گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس گھر میں تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خدام بھی ہمراہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بے شمار تحائف اہل علاقہ کی جانب سے پیش کیے گئے جنہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان بوڑھے میاں بیوی اور ان کی بیٹی کو دے دیا اور وہ نادار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے مالا مال ہو گئے۔



قصہ نمبر ۲۴

مشیت خداوندی پر راضی رہنا

حضرت ابن انجار بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے حضرت عبداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب خط لکھا جس میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میرے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو میں اسے گود میں اٹھا کر کہتا کہ یہ مشیت خداوندی ہے پس جب کوئی بچہ مرتا تو مجھ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا کیونکہ میں نے ابتداء میں ہی اپنی محبت کو باہر نکال دیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کئی بچے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کے دوران فوت ہوئے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وعظ سے فارغ ہونے کے بعد ہی ان کی تجہیز و تکفین فرمائی۔



قصہ نمبر ۲۵

صرافِ قدر

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اپنے مصلیٰ کے نیچے جو کچھ غیب سے آتا اس کو ہاتھ نہ لگاتے بلکہ خدام کو کہتے کہ وہ ضرورت کے مطابق مصلیٰ کے نیچے ہاتھ ڈال کر پیسے نکال لے۔ خلیفہ وقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خلعت فاخرہ بھیجی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام کو حکم دیا کہ اسے ابوالفتح چکی والے کو دے دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم حضرت شیخ عبدالطیف بن شیخ ابی نجات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذمہ کچھ قرض واجب الادا ہو گیا۔ اس دوران ایک شخص آیا جسے میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ شخص بغیر کسی اجازت کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیٹھ گیا اور طویل گفتگو فرماتا رہا۔ پھر اس نے کچھ سونا نکالا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دے کر غائب ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس سونے کو قرض خواہوں میں تقسیم فرما دو۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ صرافِ قدر تھا اور صرافِ قدر اللہ عزوجل کے وہ فرشتے ہیں جو اولیاء اللہ کی مدد کرتے ہیں۔



قصہ نمبر ۲۶

محمد طویل

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الفتح البردی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے خادم تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ مجھے ہمیشہ ''محمد طویل'' کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے محمد طویل کہتے ہیں جبکہ میں تو بہت چھوٹا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم طویل العمر اور طویل الاسفار ہو گے چنانچہ حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے طویل عمر پائی اور ایک سو سینتیس (۱۳۷) برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دور دراز علاقوں کا سفر بھی کیا تھا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کوہ قاف تک بھی گئے تھے۔



قصہ نمبر ۲۷

بخار جاتا رہا

حضرت ابوالمعالی احمد بن مظفر بن یونس بغدادی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا بیٹا محمد پندرہ ماہ سے بیمار ہے اور اس کا بخار کسی بھی لمحے کم نہیں ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم گھر جا کر اس کے کان میں کہو۔

"اے ام ملدم! تجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ کر حلہ میں چلی جا۔"

چنانچہ حضرت ابوالمعالی احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا ہی کیا اور ان کا بیٹا تندرست ہو گیا اور اس کے بعد اسے پھر کبھی بخار نہ ہوا۔



قصہ نمبر ۲۸

مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے

حضرت ابومحمد رجب بن ابی منصور داری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالحسن علی قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بتایا کہ میں اور حضرت علی بن ابی نصر الہیتی رحمۃ اللہ علیہ، حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں موجود تھے کہ ایک بغدادی تاجر حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا۔

''یا سیّدی! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جدامجد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دعوت کو قبول کرو پس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دیتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے غریب خانے پر تشریف لائیں۔''

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قدرے توقف کے بعد اس کی دعوت کو قبول فرما لیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ خچر پر سوار ہوئے۔ حضرت شیخ علی رحمۃ اللہ علیہ نے دائیں رکاب کو تھام لیا اور میں نے بائیں رکاب کو پکڑ لیا۔ جب ہم اس تاجر کے گھر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ وہاں بغداد شریف کے تمام نامور علماء و مشائخ جمع تھے۔ اس تاجر نے ایک دسترخوان بچھا رکھا تھا جس پر مختلف انواع کے کھانے موجود تھے۔ اس دوران ایک مٹکا لایا گیا جسے کچھ لوگوں نے مل کر اٹھا رکھا تھا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سر جھکائے بیٹھے رہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو بھی کھانے کی اجازت نہ دی اور نہ ہی نماز کے لئے جانے دیا۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر مبارک اٹھایا

اور حکم دیا کہ اس مٹکے کو کھول دو چنانچہ اس مٹکے کو کھولا گیا تو اس میں سے اس تاجر کا ایک اندھا اور مفلوج لڑکا نکلا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو حکم دیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے تندرست ہو جا۔

حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لڑکا تندرست ہو گیا اور ایسے دوڑنے لگا جیسے اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ یہ منظر دیکھ کر تمام حاضرین میں شور برپا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی اس بے خبری کو دیکھتے ہوئے وہاں سے کھانا کھائے بغیر نکل آئے۔ میں نے حضرت شیخ ابوسعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو تندرست کر دیتے ہیں اور مُردوں کو بھی اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ کرتے ہیں۔

میں ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں موجود تھا کہ اس دوران رافضیوں کا ایک گروہ دو ٹوکرے لایا جو بند تھے۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ان ٹوکروں میں کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند سے نیچے تشریف لائے اور ایک ٹوکرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسے کھولو چنانچہ جب اس ٹوکرے کو کھولا گیا تو اس میں ایک بیمار لڑکا موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ٹھیک ہو جا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ لڑکا اٹھ کر دوڑنا شروع ہو گیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس میں ایک تندرست لڑکا موجود ہے۔ پھر جب اس دوسرے ٹوکرے کو کھولا گیا تو اس میں سے ایک تندرست لڑکا برآمد ہوا۔ رافضیوں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس کرامت کو دیکھا تو معافی کے خواستگار ہوئے۔



قصہ نمبر ۲۹

کیا تمہیں میری پہلی ملاقات کافی نہ تھی

حضرت شیخ محمد بن خضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا اور انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنی چاہیے۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تمہیں شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرواتا ہوں۔"

پھر جب میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ان کی آستین کی جانب نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھے حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نظر آئے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا۔

"اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! جو شخص شہنشاہِ اولیاء ہیں تم ان کی زیارت کرنے کے بعد میری زیارت کیوں کرنا چاہتے ہو جبکہ میں بھی ان کی رعایا ہوں۔"

یہ فرما کر حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ میری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئے۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت لی اور واپسی پر حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں

نے وہی شکل وصورت دیکھی جو میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے آستین میں دیکھی تھی۔ حضرت شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

"اے خضر (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہیں میری پہلی ملاقات کافی نہ تھی۔"

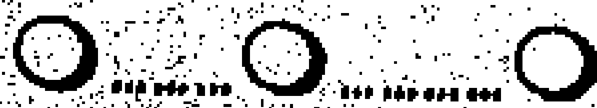


قصہ نمبر ۳۰

بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے

حضرت شیخ ابو محمد الجونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایسی حالت میں حاضر ہوا کہ فاقہ سے تھا اور میرے اہل و عیال بھی کئی دنوں سے بھوکے تھے۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا:

''اے جونی (رحمۃ اللہ علیہ)! بھوک اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اللہ عزوجل جس کو دوست رکھتا ہے اس کو فاقہ کی نعمت عطا فرماتا ہے۔''



قصہ نمبر ۳۱

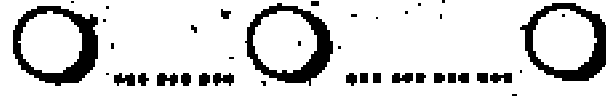
قلبی کیفیت سے آگاہ ہونا

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابوطاہر ابراہیم الانصاری الدمشقی الفقیہہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرا ایک دوست حج کی ادائیگی کے بعد بغداد شریف آئے۔ بغداد شریف میں ہم کسی کو نہ جانتے تھے اور ہمارے پاس صرف ایک قبضہ کمان تھی جسے فروخت کر کے ہم نے کچھ چاول خریدے اور انہیں پکایا۔ ہم ان چاولوں سے سیر نہ ہو سکے اور نہ ہی ہمیں کوئی لطف محسوس ہوا۔ بعدازاں ہم حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ کی محفل میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ رحمۃ اللہ کچھ کلام فرما رہے تھے۔ ہمیں دیکھتے ہی آپ علیہ رحمۃ اللہ نے اپنا کلام قطع کر لیا اور فرمانے لگے۔

"حجازِ مقدس سے کچھ مہمان آئے اور ان کے پاس قبضہ کمان کے سوا کچھ نہ تھا جسے انہوں نے فروخت کر کے چاول خریدے اور انہیں پکا کر کھایا لیکن وہ نہ ہی سیر ہوئے اور نہ ہی لطف اندوز۔"

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابوطاہر ابراہیم الانصاری الدمشقی الفقیہہ حنبلی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جب حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ کا یہ کلام سنا تو ہم نہایت حیران ہوئے۔ محفل کے اختتام پر آپ علیہ رحمۃ اللہ نے دسترخوان بچھوایا۔ میں نے آہستگی سے اپنے دوست سے اس کی پسندیدہ چیز کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ حلوہ کھانا چاہتا ہے اور میرے دل میں اس وقت شہد کی خواہش پیدا ہوئی۔ ابھی

یہ سب ہمارے دلوں میں ہی تھا کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خادمین کو حکم دیا کہ جاؤ حلوہ اور شہد لے آؤ۔ خادمین نے حکم کی تعمیل کی اور حلوہ اور شہد ہمارے سامنے لا کر رکھ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اس طرح ہمارے دلوں کی بات پر مطلع ہونے سے ہم حیران رہ گئے۔



قصہ نمبر ۳۲

اونٹنی پر ہاتھ پھیرا تو وہ بھاگنے لگی

حضرت ابوحفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنی اونٹنی کو ہانکتے ہوئے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور! میں حج کے لئے بیت اللہ شریف جانا چاہتا ہوں مگر میری یہ اونٹنی میرا ساتھ دینے کے قابل نہیں ہے اور فی الحال میرے پاس کوئی دوسری سواری بھی نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس اونٹنی کی پشت پر ہاتھ پھیرا۔ اس کے بعد حضرت ابوحفص عمر بن صالح بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اونٹنی کو ایڑی لگائی تو وہ اونٹنی بیت اللہ شریف تک بھاگتی ہی گئی اور کوئی دوسری سواری اس کے نزدیک نہ آسکی۔



قصہ نمبر ۳۲

تم عنقریب بادشاہوں کے دسترخوان پر بیٹھو گے

حضرت ابوالمجد حامد الحرانی فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ بغداد شریف میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مصلّٰی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بچھا کر بیٹھ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا:

"اے حامد (رحمۃ اللہ علیہ)! تم عنقریب بادشاہوں کے دسترخوان پر بیٹھو گے۔"

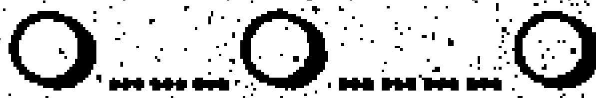
چنانچہ جب میں حران واپس پہنچا تو سلطان نور الدین زنگی نے مجھے اپنے پاس رہنے پر مجبور کر دیا اور مجھے اپنا مصاحب خاص بنا کر ناظم اوقاف مقرر فرمایا۔



قصہ نمبر ۳۴

درختوں پر پھل لگ گئے

حضرت شیخ ابوالمظفر اسماعیل علیہ رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ علی ہیتی علیہ رحمۃ اللہ بیمار ہو گئے۔ حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ان کے نزدیک کھجور کے دو درخت دیکھے جو چار سال سے خشک تھے اور ان پر پھل نہیں آتا تھا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ نے ان درختوں کے نیچے بیٹھ کر وضو کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ کچھ دن گزرنے کے بعد ان درختوں پر پھل لگ گئے اور وہ دوبارہ سے سرسبز و شاداب ہو گئے۔



قصہ نمبر ۳۵

لوگوں کے دل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مٹھی میں تھے

جھولی کو مری بھر دو ورنہ کہے گی دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا

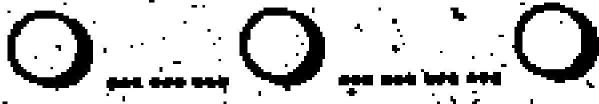
مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مسجد کی جانب جا رہا تھا جمعہ کا دن تھا اس دن کسی بھی شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر نہ سلام کیا اور نہ ہی کچھ توجہ فرمائی۔ اس مرید کے دل میں خیال آیا کہ پہلے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے بڑی مشکل سے لوگوں کے ہجوم میں سے ہوتے ہوئے مسجد کی جانب تشریف لے جاتے تھے اور کہا آج کوئی شخص بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ سلام کر رہا ہے اور نہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تشریف لا رہا ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابھی یہ خیال اس مرید کے دل میں ہی تھا کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر اس مرید کو دیکھا اور پھر لوگوں کا ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا اور ہر کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سلام کرنے کا خواہش مند تھا یہاں تک کہ اس مرید اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان ہجوم حائل ہو گیا۔ اس مرید کے دل

میں یہ خیال آیا کہ پہلا حال اچھا تھا جب میں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تنہا تھے۔

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر اس مرید کی دلی کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا۔

"تمہیں معلوم نہیں لوگوں کے دل میری مٹھی میں ہیں میں انہیں چاہوں تو پھیر دوں چاہوں تو اپنی جانب انہیں متوجہ کرلوں۔"



قصہ نمبر ۳۶

جو چاہے گا کھائے گا

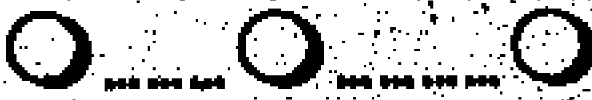
ایک مرتبہ ایک عورت حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے اس بیٹے کو آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دلی لگاؤ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے اپنی غلامی میں قبول فرمالیں میں اللہ عزوجل اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خاطر اپنے بیٹے پر اپنے حق کو معاف کرتی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لڑکے کو قبول فرما لیا۔ چند روز بعد وہ عورت اپنے بیٹے سے ملنے کے لئے آئی تو وہ لڑکا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے مجاہدات میں مشغول تھا اور بے حد لاغر ہو چکا تھا۔ اس عورت نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ اس عورت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تو مرغی کھاتے ہیں جبکہ میرا بیٹا سخت مجاہدات میں مشغول ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کی بات سننے کے بعد ہڈیوں کی جانب اشارہ کیا اور حکم دیا کہ اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ ان ہڈیوں سے ایک سالم مرغی زندہ کھڑی ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا اس منزل پر پہنچ جائے گا تو پھر جو چاہے گا کھائے گا۔



قصہ نمبر ۳۷

نگاہِ ولایت

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل کی جانب سے حکم ہوا کہ سات سو مردوں اور سات سو عورتوں کو واصل باللہ کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے مطابق مجمع عام میں نظر دوڑائی تو مجمع میں سے سات سو مرد اور سات سو عورتیں علیحدہ ہو گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان پر نگاہِ ولایت ڈالی تو وہ سب واصل باللہ ہو گئے۔



قصہ نمبر ۳۸

چور کو قطب بنا دیا

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضری دینے کے بعد با پیادہ بغداد شریف واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں ایک چور جو کہ ناکہ لگا کر کسی مسافر کا انتظار کر رہا تھا اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قریب آنے پر روک لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور سے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا کہ میں دیہاتی ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف اس کی بدنیتی کی خبر ہو گئی۔ اس دوران اس چور کے دل میں بھی یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے دل کی بات کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ میں عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ہوں۔ چور نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فوراً قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی حالت پر ترس آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور اس کے لئے دعا فرمائی تو ندائے غیبی سنائی دی۔

"اے غوث (رحمۃ اللہ علیہ)! اس چور کو سیدھا راستے دکھاتے ہوئے قطب بنا دو۔"

چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس چور کی جانب نظر فرمائی وہ چور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض روحانی سے قطب کے درجہ پر فائز ہو گیا۔



قصہ نمبر ۳۹

بے موسم کا سیب

حضرت شیخ ابوالعباس خضر بن عبداللہ بن یحییٰ حسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خلیفہ ابوالمظفر یوسف عباسی کو حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں موجود پایا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی کرامت کو دیکھنے کی درخواست کی اور کہا کہ اس سے میرا دل مطمئن ہو جائے گا۔

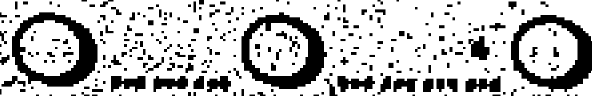
حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ ایک سیب، اور اس وقت عراق میں سیبوں کا موسم نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دست مبارک فضاء میں بلند کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دو سیب آ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سیب ابوالمظفر کو دے دیا اور دوسرا سیب خود رکھ لیا۔ ابوالمظفر نے جب اپنا سیب چیرا تو اس میں سے کیڑا نکل آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنا سیب چیرا تو یہ اندر سے سفید تھا اور اس میں سے کستوری کی خوشبو آ رہی تھی۔ ابوالمظفر نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سیب میں سے کیڑا اس وجہ سے نکلا کیونکہ اس سیب کو ظالم کا ہاتھ لگا ہے۔



قصہ نمبر ۴۰

طویل مسافت کے باوجود بھوک محسوس نہ ہوئی

حضرت شیخ ابو محمد محلی علیہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ کی خدمت اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوا اور کچھ دنوں تک آپ علیہ رحمۃ اللہ کے قیام پذیر رہا اور روحانی فیوض و برکات سے مالا مال ہوا۔ بعدازاں جب میں واپس اپنے ملک مصر روانہ ہونے لگا تو آپ علیہ رحمۃ اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ کبھی کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا۔ پھر آپ علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی انگشت شہادت میرے منہ میں ڈالی اور فرمایا کہ اسے اچھی طرح چوسو چنانچہ میں نے آپ علیہ رحمۃ اللہ کے فرمان کے مطابق ایسا ہی کیا اور۔ جب میں آپ علیہ رحمۃ اللہ سے اجازت لینے کے بعد واپس اپنے ملک مصر روانہ ہوا تو بغداد شریف سے مصر تک کی طویل مسافت کے دوران مجھے کچھ بھوک محسوس نہ ہوئی اور جوں جوں میں آگے بڑھتا جاتا اپنے جسم میں توانائی کو پہلے سے زیادہ پاتا۔



قصہ نمبر ۴۱

انگشت شہادت روشن ہوگئی

قلائد الجواہر میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث الاعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ، حضرت شیخ احمد رفاعی اور حضرت عدی بن مسافر علیہ رحمۃ اللہ کے ہمراہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ کے مزارِ پاک کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے۔ رات کا وقت تھا اور اندھیرا بہت زیادہ تھا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ سب سے آگے تھے اور آپ علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی انگشت شہادت بلند کی تو وہ روشن ہوگئی جس کی روشنی میں آپ سب حضرات حضرت امام احمد بن حنبل علیہ رحمۃ اللہ کے مزارِ پاک تک پہنچے۔



قصہ نمبر ۴۲

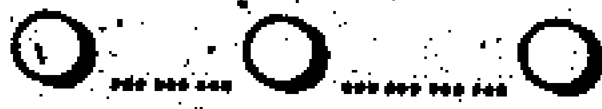
حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے گستاخی کی معافی مانگی

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ۲۷ ذی الحجہ ۵۲۹ھ بروز چہار شنبہ مقابر شونیزیہ (بغداد میں جانب عرب صلحاء کا قبرستان) تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ علماء فقراء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے اور کافی دیر تک وہاں کھڑے رہے۔ شدید گرمی کا موسم تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آئے ہوئے تمام لوگ جو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے کھڑے تھے گرمی سے نڈھال ہونے لگے۔ کافی دیر قیام کرنے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مڑے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ رہی تھی۔ لوگوں نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ۱۵ شعبان ۴۹۹ھ بروز جمعہ میں حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے مریدوں کے ہمراہ نکلا تاکہ ہم نمازِ جمعہ جامع رصافہ میں ادا کریں۔ جب ہم دریا پر پہنچے تو حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دریا میں دھکا دے دیا۔ سردیوں کے دن تھے میں نے بسم اللہ شریف پڑھ کر غسل جمعہ کی نیت کر لی۔ اس وقت میں نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا اور میرے پاس ایک کتاب کے کچھ اوراق موجود تھے۔ ان اوراق کو میں نے دائیں

ہاتھ میں تھام لیا تا کہ وہ گیلے نہ ہو جائیں۔ حضرت شیخ اور ان کے مریدین مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔ میں دریا سے نکلا اور پانی سے بھیگے ہوئے جبہ کو نچوڑا اور ان کے پیچھے ہو لیا۔ سردی کی وجہ سے میرے جسم پر کپکپی طاری تھی۔ حضرت شیخ کے مریدین نے میری مدد کرنی چاہی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جھڑک دیا اور کہا کہ میں نے اس کی آزمائش کے لئے اسے اذیت دی مگر یہ پہاڑ کی مانند ہے یہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ آج جب میں حضرت شیخ کی قبر پر آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر یاقوت کا تاج ہے اور ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، پاؤں میں سونے کا پوش ہے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا داہنا ہاتھ ساکت ہے۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے اس ہاتھ سے تمہیں دھکا دیا تھا تم مجھے معاف کر دو۔ میں نے حضرت شیخ کے حق میں دعائے خیر کی اور پانچ ہزار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم نے اپنی اپنی قبور سے آمین کہا اللہ عزوجل نے حضرت شیخ کے ہاتھ کو تندرست کر دیا چنانچہ اسی وجہ سے میرے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ آئی۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب اپنے اصحاب کے ہمراہ بغداد شریف واپس پہنچے تو شہر میں اس بات کا شور مچ گیا۔ حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین اکٹھے ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آ گئے تا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بات کا ثبوت طلب کریں۔ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے تو ہیبت کی وجہ سے کچھ نہ پوچھ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے آنے کا مقصد جان چکے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ تم دو مشائخ کا انتخاب کر لو وہ تمہیں میرے قول کی صداقت کا یقین دلائیں گے چنانچہ انہوں نے حضرت شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد میں نووارد تھے اور حضرت شیخ ابو محمد عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ بغداد کے رہائشی

تھے ان کا انتخاب کیا۔ یہ دونوں بزرگ صاحب کشف وکرامت تھے۔ یہ دونوں بزرگ اس وقت موجود نہ تھے حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آئندہ جمعہ تک کا وقت دیتے ہوئے کہا کہ ہم آئندہ جمعہ تشریف لائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اپنے سر مبارک کو جھکا لیا۔ کچھ دیر بعد حضرت شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے کہ شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ درست فرماتے ہیں اور انہوں نے میرے متعلق تمہیں جو خبر دی ہے وہ درست ہے۔ ابھی وہ اپنی بات کر ہی رہے تھے کہ حضرت شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ بھی دوڑتے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے بھی اس بات کو بیان کیا۔ ان دونوں حضرات کی باتیں سن کر حضرت شیخ حماد بن مسلم دباس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی۔



قصہ نمبر ۴۳

بیٹے کی بشارت

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ والد بزرگوار سخت علیل ہو گئے اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما جائیں گے۔ ہم سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد جمع ہو گئے اور نہایت آبدیدہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ابھی مجھے موت نہیں آئے گی کیونکہ میری پشت سے یحیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) نام کا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔"

چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق بیٹا پیدا ہوا جس کا نام یحیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) رکھا گیا۔ اس واقعہ کے بعد عرصہ دراز تک آپ رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے۔

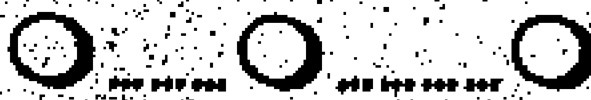


قصہ نمبر ۴۴

عصا روشن ہو گیا

حضرت شیخ عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دولت خانے سے نکلے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک میں عصا تھا۔ میرے دل میں اچانک یہ خیال آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے وہ کرامت دکھائیں جو اس عصا میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دلی کیفیت کو بھانپ لیا اور مسکراتے ہوئے اپنے عصا کو زمین پر گاڑ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عصا کو زمین پر گاڑنا تھا کہ وہ روشن ہو گیا اور اس کی روشنی آسمان تک پھیل رہی تھی۔ میں اس منظر کو محو ہو کر دیکھتا رہا۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عصا کو زمین سے نکالا اور مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''ذیال (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہی دیکھنا چاہتے تھے۔''



قصہ نمبر ۴۵

اناج میں برکت

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ جو حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسایہ میں رہتے تھے انہوں نے ایک مرتبہ بغداد میں قحط کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوبیس مد گندم نکال کر انہیں دیئے اور فرمایا کہ اسے ایک ظروف میں بند کر دو اور اس ظروف کے پہلو میں سوراخ کر کے اس میں سے نکال کر پیس لیا کرو۔

حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم نے ایسا ہی کیا اور اس ظروف میں سے پانچ سال تک گندم نکال کر کھاتے رہے۔ ایک روز میں نے اور میری بیوی نے اس ظروف کو کھول کر دیکھا تو اس میں چوبیس مد گندم ہی موجود تھی جتنی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں عطا فرمائی تھی۔ اس واقعے کے سات روز بعد وہ گندم ختم ہو گئی۔ میں نے اس کا ذکر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم اس کو نہ کھولتے تو تم ساری زندگی اس میں سے کھاتے رہتے۔



قصہ نمبر ۴۶

آنکھ اور عقل کے اندھے

حضرت شیخ ابو البقاء عکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل کے پاس سے گزرا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ آج اس عجمی کا کلام سنا جائے۔ اس سے پہلے مجھے کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سننے کا اتفاق نہ ہوا تھا چنانچہ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

''اے آنکھ اور عقل کے اندھے تو اس عجمی کا کلام سن کر کیا کرے گا؟''

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بات سن کر مجھ پر رقّت طاری ہو گئی اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منبر کے نزدیک جا کر عرض کیا کہ مجھے خرقہ پہنائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خرقہ پہنایا اور فرمایا۔

''اگر اللہ عزوجل مجھے تمہاری عاقبت کی اطلاع نہ دیتا تو تو اپنے گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا۔''



قصہ نمبر ۴۷

جو کہا وہ پورا ہوا

جو کوئی تیرہ بخت در پہ ہو گیا حاضر
تقدیر کو چمکا گیا بغداد والے مرشد
جب بھی تڑپ کر کہہ دیا یا غوث المدد
امداد کو تو آ گیا بغداد والے مرشد

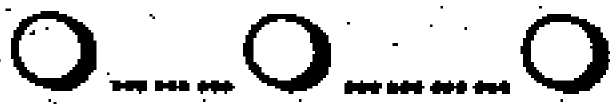
حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

''تم موصل چلے جاؤ وہاں تمہارے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو گا جس کا نام ''محمد'' ہو گا۔ جب وہ بچہ سات سال کا ہو جائے گا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص اسے چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کروائے گا اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں وصال پاؤ گے اور بوقت وصال تمہارے تمام اعضاء سماعت و بصارت سب صحیح و درست ہوں گے۔''

حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق موصل چلا گیا۔ موصل میں قیام کے کچھ عرصہ بعد میرے ہاں ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ تولد ہوئے۔ ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر جب سات برس ہوئی تو میں نے اسے ایک جید

حافظ قرآن کو مقرر فرمایا جو نابینا تھے۔ میں نے جب ان کا نام دریافت کیا تو انہوں نے اپنا نام "علی" بتایا۔

منقول ہے کہ بعدازں جب حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک چورانوے برس، چھ ماہ اور سات دن تھی اور بوقت وصال تمام اعضاء مع بصارت وسماعت بالکل صحیح تھے۔



قصہ نمبر ۴۸

مردہ زندہ کر دیا

روایات میں آتا ہے کہ ایک دن حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ایک محلّہ سے ہوا اس محلّہ میں ایک عیسائی اور مسلمان کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہو رہا تھا کہ عیسائی کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں جبکہ مسلمان کہتا تھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔

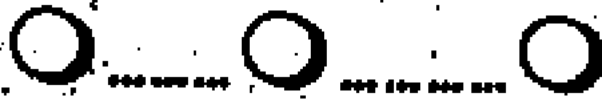
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر اس عیسائی سے فرمایا کہ تمہارے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے افضل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اس عیسائی نے کہا کہ وہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اپنے نبی و رسول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ سا غلام ہوں، اگر میں مردہ کو زندہ کر دوں تو کیا تم ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ گے؟

عیسائی نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سننے کے بعد کہا کہ مجھے منظور ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کوئی پرانی قبر موجود ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک پرانی قبر کے پاس لے جایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عیسائی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردہ کو زندہ کرتے وقت کیا فرماتے تھے۔ اس عیسائی نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے تھے کہ قُم باذن اللہ۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''یہ صاحبِ قبر دنیا میں گویا تھا اور اگر تو چاہے تو یہ اپنی قبر سے گاتا ہوا اٹھے گا۔''

عیسائی نے جواب دیا کہ یہ ٹھیک ہے۔

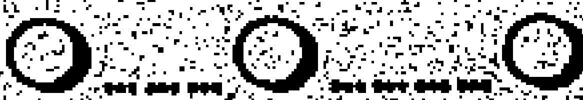
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے قبر کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا قم باذن اللہ۔ پس قبر شق ہو گئی اور اس میں سے مردہ گاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عیسائی نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کرامت دیکھی تو اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔



قصہ نمبر ۴۹

دریائے دجلہ پر مصلیٰ بچھانا

حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ عرصہ دراز تک اہل عراق کی نظروں سے اوجھل رہے۔ لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش شروع کی تو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دریائے دجلہ کی جانب جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تلاش کرتے ہوئے لوگ دریائے دجلہ کے کنارے پہنچے تو دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پانی پر چلتے ہوئے آ رہے ہیں۔ اس دوران مچھلیاں بکثرت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کر رہی تھیں۔ اس دوران نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا اور ایک سبز رنگ کا سونے و چاندی سے مزین مصلیٰ نظر آیا جو کہ تختِ سلیمانی کی مانند تھا اور وہ مصلیٰ دریائے دجلہ کے اوپر معلق ہو گے۔ جب وہ مصلیٰ بچھ گیا تو بہت سے لوگ آئے اور اس مصلیٰ کے برابر کھڑے ہو گئے۔ ان لوگوں کے چہروں سے بہادری اور شجاعت ظاہر ہو رہی تھی۔ سب لوگ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں آئے تھے ان کی زبانیں گنگ ہو چکی تھیں اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ ایک پروقار شخصیت نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز کی امامت فرمائی۔



قصہ نمبر ۵۰

ایک کافر کو مرتبہ ابدال پر فائز کرنا

ملک شام میں ایک ابدال کا وصال ہو گیا۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سرزمین عراق سے فوراً روحانی طور پر وہاں تشریف لے گئے۔ اس ابدال کے جنازہ میں حضرت خضر علیہ السلام اور دیگر ابدال بھی تشریف لائے۔ نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ قسطنطنیہ میں فلاں کافر کو یہاں لائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کافر کو پیش کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کافر کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اور اس کی مونچھوں کو پست کروایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک ہی نظر کرم سے اس کافر کو ابدال کے مقام پر فائز فرما دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام ابدالوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اسے وصال پانے والے ابدال کے مقام پر تعینات کرتا ہوں جس پر تمام ابدالوں نے اپنے سر تسلیم خم کر دیئے۔



قصہ نمبر ۵۱

ستر گھروں میں افطاری کرنا

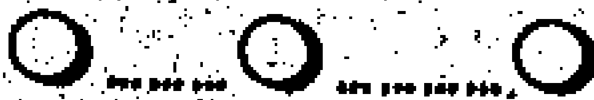
حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ رمضان المبارک کے دوران ستر مختلف لوگوں نے افطاری کی دعوت دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر ایک کی دعوت کو قبول فرما لیا۔ دعوت دینے والے افراد کو ایک دوسرے کی دعوت کا علم نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مقررہ وقت پر ان سب کے گھروں میں تشریف لے گئے اور ان کے ساتھ افطاری فرمائی۔ اس دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آستانہ پر بھی افطاری فرمائی۔ صبح جب ہر شخص اپنی اس سعادت کی گفتگو کر رہا تھا تو انہیں معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہر گھر میں افطاری کی ہے۔ اس دوران خدام آستانہ عالیہ بھی آ گئے اور کہنے لگے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب معمول آستانہ عالیہ پر ہی کل افطاری فرمائی تھی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اس بات کو بیان کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمام لوگ اپنے قول میں سچے ہیں اور میں نے ہر ایک کی دعوت قبول کی اور ہر ایک گھر جا کر ان کے ساتھ افطاری فرمائی۔



قصہ نمبر ۵۲

ظالم قاضی کو معزول کروانا

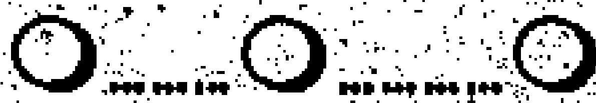
منقول ہے کہ خلیفہ وقت نے جب ابوالوفا یحییٰ بن سعید جو کہ ابن المزاحم ظالم کے نام سے مشہور تھا کو قاضی کے عہدہ پر تعینات کیا۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خلیفہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نے ایک ظالم شخص کو قاضی مقرر کیا ہے کل جب تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہو گے تو اس وقت کیا جواب دو گے؟ خلیفہ کو جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس خطاب کی خبر ہوئی تو وہ کانپ اٹھا اور رونا شروع کر دیا اس نے فوراً ابوالوفا یحییٰ کو قاضی القضاء کے عہدہ سے معزول کر دیا۔



قصہ نمبر ۵۳

خلیفہ کا نذرانہ قبول نہ کیا

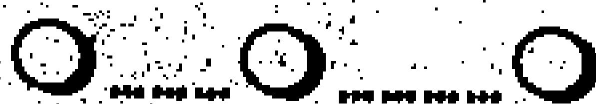
حضرت شیخ ابوالعباس خضر الحسینی الموصلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ خلیفہ وقت حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سلام کرنے کے بعد مؤدب ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دس تھیلیاں دیناروں سے بھری ہوئی پیش کرنا چاہئیں لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب خلیفہ کا اصرار زیادہ ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے دو تھیلیوں کو پکڑ کر نچوڑا جس میں خون ٹپکنا شروع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلیفہ سے فرمایا کہ تم لوگوں کا خون نچوڑ کر میرے پاس لائے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر خلیفہ بے ہوش ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر مجھے خلیفہ کے آلِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی عزت نہ ہوتی تو میں اس خون کو اس کے محلوں کی جانب بہا دیتا۔



قصہ نمبر ٥٤

روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب

حضرت شیخ ابوالقاسم بزار اور ابوحفص عمر کیماتی رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہوا میں چلا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ سورج جب تک مجھے سلام نہ کرے نہیں نکلتا اور ہر سال میرے پاس آ کر مجھے سلام کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ مجھ میں فلاں فلاں واقعات ہوں گے۔ اسی طرح مہینہ ہفتہ اور دن مجھے سلام کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ ہم میں فلاں فلاں امر وقوع پذیر ہوں گے۔ مجھے اپنے رب کی قسم! لوحِ محفوظ میں نیک و بد میری آنکھوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے میں مشاہدہ خداوندی اور علم خداوندی کے سمندروں میں غوطہ زن ہوں۔ میں تم سب پر حجت اللہ ہوں، میں روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب و وارث ہوں۔



قصہ نمبر ۵۵

امرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت کا خوف

شیخ المشائخ حضرت ابوالقاسم خلف بن عیاش شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعمرو عثمان بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ۹۰۵ھ میں بغداد بھیجا تا کہ میں ان کے لئے حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مسند امام احمد کا نسخہ لاؤں۔ جب میں بغداد شریف آیا تو میں نے لوگوں کو حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جانب مائل دیکھا اور مجھے معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جو کہتے وہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ دفعتاً میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ اگر میرے دل کی بات بتا دیں تو میں ان کی ولایت کا قائل ہو جاؤں گا چنانچہ میں نے خلافِ عادت بات سوچی کہ جب میں ان کے پاس جاؤں اور سلام کروں تو یہ میرے سلام کا جواب نہ دیں اور مجھ سے منہ پھیر کر اپنے خادم سے کہیں کہ اس آنے والے کے لئے ایک چھوہارے کا ٹکڑا اور شہد کا ایک دانگ لاؤ اور جب یہ دونوں چیزیں آ جائیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے کلاہ پہنائیں اور میرے سلام کا جواب دیں۔

حضرت ابوالقاسم خلف بن عیاش شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ سب دل میں سوچنے کے بعد میں ان کے پاس جا پہنچا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سلام کا جواب دینے کی بجائے منہ پھیر لیا اور اپنے خادم سے کہا کہ جاؤ چھوہارے کا ٹکڑا اور شہد کا ایک دانگ لاؤ جو نہ دانہ بھر زیادہ ہو نہ کم ہو۔ اللہ

عزوجل کی قسم! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی الفاظ دہرائے جو میرے دل میں تھے پھر جب خادم وہ چیزیں لے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں میرے سامنے پیش کیا اور مجھے کلاہ پہنانے کے بعد میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔

"اے خلف! تو یہی چاہتا تھا۔"

حضرت ابوالقاسم خلف بن عیاش شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں دل سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا قائل ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر احادیث کا علم حاصل کیا۔



قصہ نمبر ۵۶

برا ساتھی

حضرت شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت میں جوان تھا اور میرے پاس فلسفہ و علوم الروحانیت کی ایک کتاب تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

"اے منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! یہ کتاب تیرا برا ساتھی ہے اٹھ اسے دھو دے۔"

حضرت شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مگر میرے دل نے اس کو دھو ڈالنا مناسب نہ سمجھا۔ اس کتاب میں منقول چند مسائل مجھے بے حد مرغوب تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے سے اٹھوں اور اس کتاب کو گھر لے جاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب دیکھا اور مجھ سے اٹھا نہ گیا اور میری حالت قیدی کی سی ہو گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کتاب دو۔ میں نے جب اسے کھولا تو وہ سفید کاغذ تھے جن پر کوئی حروف نہ لکھا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کی ورق گردانی شروع کر دی اور فرمایا۔

"یہ کتاب فضائل قرآن ہے اور یہ محمد بن ضریش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔"

حضرت شیخ ابوالمظفر منصور بن المبارک الواسطی الواعظہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کتاب مجھے واپس فرما دی۔ میں نے جب اس کتاب کو دوبارہ دیکھا تو وہ واقعی فضائل قرآن کی کتاب تھی اور محمد بن ضریش رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف تھی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''کیا تو توبہ کرتا ہے کہ اپنی زبان سے وہ بات کہے جو تیرے دل میں نہ ہو؟''

میں نے عرض کیا ہاں۔ اس کے بعد مجھے فلسفہ واحکام الروحانیت جو مجھے یاد تھے وہ بھول گئے اور میرے باطن سے ایسے محو ہوئے جیسے کبھی میرے ذہن میں آئے ہی نہ تھے۔



قصہ نمبر ۵۷

مردود، مقبول ہو گیا

منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک ایک مقرب کی ولایت سلب کر لی گئی۔ سب چھوٹے بڑے اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ اس نے تین سو ساٹھ اولیاء اللہ سے التجا کی کہ وہ اس کے حق میں دعا فرمائیں لیکن اس کا نام لوحِ محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھ دیا گیا تھا۔ ان اولیاء اللہ نے اس کو بتایا کہ تم کامیاب نہیں ہو گے۔ اس کے چہرے کا رنگ سیاہ پڑ گیا۔

اس شخص نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مردود ہو گئے مگر میں تمہیں اللہ عزوجل کے اذن سے مقبول بنا سکتا ہوں۔"

پھر حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی تو غیب سے ندا آئی۔

"کیا تمہیں معلوم نہ تھا کہ تم سے قبل بھی تین سو ساٹھ اولیاء اللہ اس کے لئے سفارش کر چکے ہیں لیکن اس کا نام لوحِ محفوظ پر اشقیاء کی فہرست میں لکھا جا چکا ہے۔"

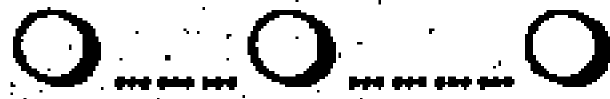
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''یاالٰہی! تو مردود کو مقبول اور مقبول کو مردود بنانے پر قادر ہے اگر تیری منشاء یہی ہے تو تو نے اس کو مقبول بنانے کے لئے مجھ سے دعا کیوں کروائی؟''

غیبی ندا آئی۔

''اے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ)! اسے میں نے تمہارے سپرد کیا تم اسے جو چاہے بنا دو۔''

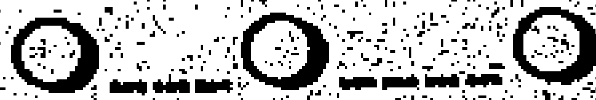
چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے وہ پھر سے بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا۔



قصہ نمبر ۵۸

بغداد میں رہتے ہوئے بیت اللہ شریف کی زیارت

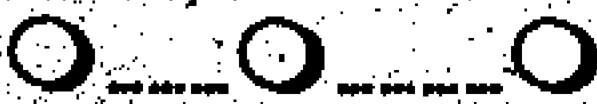
حضرت شیخ ابوصالح بن ویرجان الزکالی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد فقر کی تعلیم کے لئے بھیجا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بیس دن تک اپنے خلوت خانہ کے دروازہ پر بٹھائے رکھا اور بیس روز گزرنے کے بعد مجھے قبلہ رو ہونے کا حکم دیا۔ جب میں قبلہ رو ہو گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوصالح (رحمۃ اللہ علیہ)! اس طرف دیکھو چنانچہ جب میں نے اس جانب دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ بیت اللہ شریف میری نظروں کے سامنے ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حکم دیا کہ اب مغرب کی سمت دیکھو۔ میں نے اپنا چہرہ مغرب کی جانب کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ اب کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مرشد پاک حضرت ابومدین رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ رہا ہوں۔



قصہ نمبر ۵۹

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

ایک مرتبہ سنان نامی عیسائی پادری نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور حاضرین میں کھڑے ہو کر بیان دیا کہ میں یمن کا رہنے والا ہوں، میں نے ارادہ کیا کہ میں اسلام قبول کروں، اس دوران میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں اس دور کی سب سے بہترین شخصیت کے دست مبارک پر کلمہ پڑھوں گا۔ اسی سوچ کے دوران مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں مجھے حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تم بغداد شریف چلے جاؤ اور شیخ عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) کے دست حق پر اسلام قبول کرو کیونکہ اس وقت وہ روئے زمین پر تمام لوگوں میں افضل و اعلیٰ ہیں۔



قصہ نمبر ۶۰

ہاتفِ غیب کی ندا

حضرت شیخ عمر الکیمانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تیرہ (۱۳) لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔ ان لوگوں نے بیان کیا کہ ہم عرب کے عیسائی ہیں اور ہم نے کلمہ پڑھنے کا ارادہ کیا اور ابھی یہ سوچ رہے تھے کہ کس مردِ کامل کے دستِ حق پر کلمہ پڑھیں ہمیں ہاتفِ غیب سے آواز سنائی دی کہ بغداد جا کر شیخ عبدالقادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے دستِ مبارک پر کلمہ پڑھو۔



قصہ نمبر ٦١

بداخلاق لڑکے کی توبہ

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم

حضرت ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک جماعت کثیر کے ہمراہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت باسعادت کے لئے روانہ ہوا۔ اس دوران بے شمار لوگ میرے پاس آتے رہے اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے مجھ سے کہتے رہے کہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی سفارش کروں۔

حضرت ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں راستے میں ایک بداخلاق لڑکا بھی ہمارے قافلے میں شامل ہو گیا اور مجھے اس کا علم تھا کہ یہ اکثر و بیشتر ناپاک رہتا ہے اور بول و براز کے بعد استنجا بھی نہیں کرتا۔ حسن اتفاق کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی راستہ میں ہی ملاقات ہو گئی۔

حضرت ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لوگوں کے پیغامات پہنچائے اور پھر مجھ سمیت میرے ساتھ موجود تمام لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک کو ازراہِ عقیدت چومنا شروع کر دیا۔

حضرت ابوالحسن علی بن ملاعب القواس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اس بداخلاق لڑکے نے حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ مبارک چوما تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب اس کو ہوش آیا تو اس کے چہرہ پر داڑھی نمودار ہو گئی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر توبہ کی اور پھر اس کا شمار نیکوں میں ہوا۔

بقول مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ!

غوث الاعظم رضی اللہ عنہ درمیان اولیاء
چون محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان انبیاء



قصہ نمبر ٦٢

خاص و عام میں مقبول ہونا

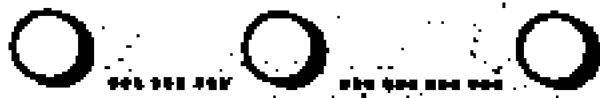
در پہ جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد
من کی مرادیں پا گیا بغداد والے مرشد

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابی طاہر بن نجابن غنائم انصاری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے علم حاصل کیا، اللہ عزوجل نے مجھے ایک سال میں اتنا علم دیا کہ دوسروں کو وہ علم بیس سال میں بھی نصیب نہ ہوا ہوگا۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مصر جانے کی اجازت طلب کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو دمشق پہنچ کر غازیوں کو مصر میں داخل ہونے کے لئے تیار پائے گا تاکہ اس پر قابض ہو جائیں مگر ان سے کہنا کہ وہ ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ ہاں! دوسری مرتبہ وہ کامیاب ہو جائیں گے۔

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابی طاہر بن نجابن غنائم انصاری دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں دمشق پہنچا تو میں نے وہی حال پایا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا تھا۔ میں نے ان سے کہا تو وہ نہ رکے۔ جب میں مصر پہنچا تو میں نے خلیفہ کو اِن کے مقابلے کے لئے تیار پایا۔ میں نے خلیفہ سے کہا کہ گھبراؤ نہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ جب غازی مصر پہنچے تو ان کو شکست فاش ہوئی۔

حضرت شیخ زین الدین ابوالحسن علی بن ابی طاہر بن نجابن غنائم انصاری

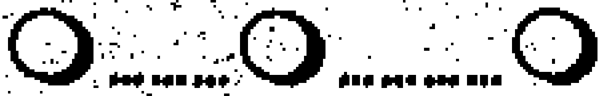
دمشقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خلیفہ نے مجھے اپنا ندیم خاص مقرر فرمایا تھا اور اپنے ہر راز سے مجھے واقفیت دے دی۔ پھر دوسری مرتبہ غازی آئے اور انہوں نے مصر پر قبضہ کرلیا۔ مجھے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہر ایک سے ڈیڑھ لاکھ دینار ملے۔ مجھے مصر میں ہر خاص و عام میں مقبولیت حاصل ہوئی اور بے شمار لوگ میرے وعظ سے مستفیض ہونے لگے۔



قصہ نمبر ۶۳

لوحِ محفوظ کا مشاہدہ

جواہر القلائد میں منقول ہے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کی درخواست کی کہ اس کے ہاں اولاد ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ میں جا کر لوحِ محفوظ کا مشاہدہ کیا تو وہاں لکھا تھا کہ اس عورت کی قسمت میں اولاد نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کے حضور اس کے لئے دعا فرمائی تو غیب سے ندا آئی کہ اس کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حق میں دعا جاری رکھی یہاں تک کہ غیب سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ندا آئی کہ ہم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی بدولت اس کو سات لڑکے عطا فرمائے چنانچہ اس عورت کے ہاں یکے بعد دیگرے سات لڑکوں کی پیدائش ہوئی۔



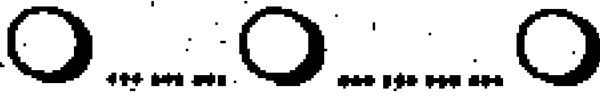
قصہ نمبر ٦٤

تمام حاجات پوری ہوئیں

حضرت شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں، شیخ ابومحمد حسن فارسی، شیخ ابوالسعود بن ابی بکر، شیخ محمد بن قائدوانی، شیخ جمیل، شیخ ابوالقاسم بزاز، شیخ ابوحفص عمر، شیخ خلیل بن احمد صرصری، شیخ ابوالفتوح نصر معروف ابن خضرمی، شیخ ابوعبداللہ محمد، شیخ ابوالبرکات علی بطائحی، شیخ ابوالفتوح عبداللہ بن ہبۃ اللہ، شیخ ابوالقاسم علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہم بغداد میں حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سب اپنی اپنی حاجات بیان کرو میں انشاء اللہ تمہاری حاجت پوری کروں گا۔ شیخ ابوالسعود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں ترکِ دنیا اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ ابن قائدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں مجاہدے کی قوت چاہتا ہوں۔ شیخ بزاز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں خوفِ الٰہی چاہتا ہوں۔ شیخ فارسی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ عزوجل کے ساتھ میرا ایک حال تھا جسے میں کھو بیٹھا میں چاہتا ہوں کہ میرا وہ حال لوٹ آئے۔ شیخ جمیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں حفظ وقت چاہتا ہوں۔ شیخ عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں علم کی زیادتی چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے موت نہ آئے یہاں تک کہ مجھے مقامِ قطبیت پر فائز کیا جائے۔ شیخ ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں محبت الٰہی میں استغراق چاہتا ہوں۔ شیخ ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نائب وزیر بننا چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالفتوح بن ہبۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں خلیفہ کے گھر کا استاد

بننا چاہتا ہوں۔ شیخ ابوالفتوح بن الخضر می رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں مجھے قرآن و حدیث حفظ ہو جائے۔ شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں خلیفہ کی دربانی چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں معرفت چاہتا ہوں۔

حضرت شیخ ابوالخیر محمد بن محفوظ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انشاء اللہ تم سب کی حاجات جلدی پوری ہوں گی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قول پورا ہوا اور تمام لوگوں کی حاجات پوری ہوئیں ماسوائے شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے کیونکہ حضرت شیخ خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے قطبیت مانگی تھی جس کا ابھی وقت نہیں آیا تھا۔



قصہ نمبر ٦٥

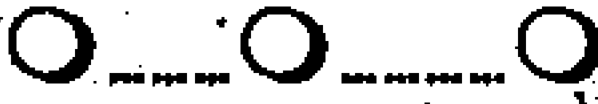
محبوبِ سبحانی

حضرت ابوالسعود الحریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ابوالمظفر الحسن بن نعیم نامی ایک تاجر نے حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور! میں ملک شام کی جانب مالِ تجارت لے کر جانا چاہتا ہوں اور میرا یہ قافلہ بھی تیار ہے۔ میرے پاس سات سو دینار کا مال ہے۔ حضرت شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر تم اس سال سفر کرو گے تو تم سفر میں ہی قتل کر دیئے جاؤ گے اور تمہارا تمام مال و اسباب لوٹ لیا جائے گا۔"

حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر وہ تاجر حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی تمام بات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گوش گزار کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سفر پر جاؤ میں تمہارا ضامن ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان سن کر وہ سامانِ تجارت لے کر ملک شام روانہ ہو گیا۔ اپنا تمام مال فروخت کرنے کے بعد وہ تاجر اپنے کسی کام سے حلب گیا اور وہاں ایک مقام پر اس نے اپنے ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور حلب میں اپنی قیام گاہ پر واپس آ گیا۔ اس دوران اس پر نیند کا غلبہ آ گیا اور اس نے خواب میں دیکھا کہ عرب بدوؤں نے ایک قافلہ لوٹ لیا ہے اور قافلہ کے کئی آدمیوں کو قتل کر دیا گیا ہے جن میں وہ بھی شامل

ہے۔ اس کے بعد وہ بیدار ہوا اور گھبرا کر اسی جگہ پہنچا جہاں اس نے ایک ہزار دینار رکھے تھے۔ اسے اس کے دینار وہاں پر رکھے ہوئے مل گئے۔ دینار لے کر وہ واپس اپنی قیام گاہ پہنچا اور بغداد شریف واپس جانے کی تیاری شروع کر دی۔ جب وہ تاجر بغداد شریف واپس پہنچا تو پہلے حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ تم پہلے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کیونکہ وہ محبوبِ سبحانی ہیں اور انہوں نے اللہ عزوجل کے حضور تمہارے لئے ستر مرتبہ دعا مانگی یہاں تک کہ تمہاری حقیقت کو خواب میں بدل دیا گیا۔ وہ تاجر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی بات کی تصدیق کی۔



قصہ نمبر ٦٦

جن وانس پر قدرت

حضرت ابوسعد عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میری کنواری بیٹی فاطمہ گھر کی چھت پر چڑھی تو اسے کوئی چیز اٹھا کر لے گئی۔ اس وقت میری بیٹی کی عمر سولہ سال تھی۔ میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا ان کے گوش گزار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم آج رات کو کرخ کے ویرانے میں جاؤ اور تل خمس (پانچواں ٹیلہ) کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ اور اپنے اردگرد دائرہ کھینچ لو دائرہ کھینچتے وقت

بسم اللہ علی نیت عبد القادر

کے الفاظ پڑھنا۔ جب رات بڑھے گی تو جنوں کے گروہ مختلف شکلوں میں تیرے نزدیک سے گزریں گے تم انہیں دیکھ کر خوفزدہ نہ ہونا اور جب صبح ہو جائے گی تو جنوں کا بادشاہ ایک جماعت کے ہمراہ گزرے گا وہ تجھ سے تیری حاجت پوچھے گا اور تم اسے بتانا کہ مجھے عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھیجا ہے اور میری حاجت یہ ہے۔

حضرت ابوسعد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق ڈراؤنی شکلوں والے لوگ گزرتے رہے مگر دائرہ کے نزدیک کوئی بھی نہ آ سکا یہاں تک کہ علی الصبح جنوں کا بادشاہ ایک گھوڑے پر سوار آیا اور اس کے ساتھ ایک کثیر جماعت بھی تھی۔ اس نے مجھ سے میری حاجت پوچھی اور

میں نے اسے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام دیتے ہوئے اپنی حاجت بیان کی، میری بات سن کر وہ جنوں کا بادشاہ گھوڑے سے اترا اور زمین کو بوسہ دیتے ہوئے دائرہ کے کنارے بیٹھ گیا۔ بادشاہ کے بیٹھتے ہی اس کی جماعت بھی وہیں بیٹھ گئی۔ پھر بادشاہ نے اپنی جماعت کے کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور جس نے یہ کام کیا ہے اسے میرے پاس لے کر آؤ چنانچہ وہ لوگ ایک سرکش جن کو پکڑ لائے جس کے ساتھ میری بیٹی بھی تھی۔ جنوں کے بادشاہ سے کہا گیا کہ یہ ملک چین کے سرکش جنوں میں سے ہے۔ بادشاہ نے اس جن کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں قطب وقت کے قدموں کے نیچے سے لڑکی اٹھانے کی جرأت کیوں ہوئی؟ اس سرکش جن نے کہا کہ میں اس لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ بادشاہ جن نے اس سرکش جن کا سر قلم کرنے کا حکم دیا اور میری بیٹی مجھے واپس لوٹا دی۔ میں نے بادشاہ جن سے کہا کہ تم نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا حکم بجا لانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی؟ بادشاہ جن نے کہا کہ وہ گھر بیٹھے ہم جیسے سرکشوں کو دیکھ لیتے ہیں خواہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں جب اللہ عزوجل کوئی قطب مقرر کرتا ہے تو اسے جن وانس پر قدرت عطا فرماتا ہے۔



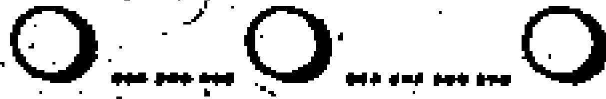
قصہ نمبر ٦٧

قافلے کی لٹیروں سے حفاظت

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان صیرفینی اور حضرت ابومحمد عبدالحق الحریمی علیہما الرحمۃ سے مروی ہے کہ ہم حضور سیّدنا غوثِ اعظم علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ الرحمۃ وضو فرما رہے تھے۔ وضو فرمانے کے بعد آپ علیہ الرحمۃ نے دو رکعت نمازِ نفل پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی دونوں کھڑاؤں کو ہوا میں زور سے پھینکا اور دونوں کھڑائیں ہماری نظروں کے سامنے سے غائب ہو گئیں۔ آپ علیہ الرحمۃ اپنی جگہ پر واپس آ کر تشریف فرما ہو گئے۔ ہم میں سے کسی کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ ہم آپ علیہ الرحمۃ سے کچھ پوچھ سکتے۔ تین دن گزرنے کے بعد ایک قافلہ آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں کچھ نذرانہ پیش کیا۔ ان لوگوں کے پاس آپ علیہ الرحمۃ کے دونوں کھڑائیں موجود تھیں جنہیں آپ علیہ الرحمۃ نے ہوا میں اچھالا تھا۔

حضرت شیخ ابوعمرو عثمان صیرفینی اور حضرت ابومحمد عبدالحق الحریمی علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں ہم نے اس قافلے سے دریافت کیا کہ ان کے پاس یہ کھڑائیں کہاں سے آئیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم اپنا سامانِ تجارت لے کر بغداد شریف کی جانب آ رہے تھے کہ راستے میں لٹیروں نے ہمیں گھیر لیا اور ہمارا مال لوٹ لیا۔ لٹیروں نے مال لوٹنے کے علاوہ ہمارے بہت سے افراد کو بھی قتل کر دیا۔ جب وہ لٹیرے مال و اسباب لوٹنے

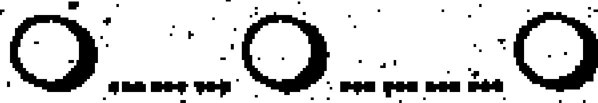
کے بعد تقسیم کر رہے تھے تو ہم بچے ہوئے لوگوں نے با آوازِ بلند حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا۔ ابھی ہم یہ کہہ رہے تھے کہ بلند آوازیں آنا شروع ہو گئیں جس سے وہ لٹیرے خوفزدہ ہو گئے۔ ہم نے سمجھا کہ کوئی شخص آ رہا ہے۔ اتنے میں وہ لٹیرے ہمارے پاس آئے اور ہمارا مال ہمیں واپس کرتے ہوئے کہا کہ اپنا مال اٹھا لو۔ ہم نے دیکھا کہ لٹیروں کے دونوں سردار مردہ حالت میں موجود تھے اور پانی سے تر دو کھڑائیں ان کے نزدیک موجود تھیں۔



قصہ نمبر ٦٨

اولیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں

تفریح الخاطر میں منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک شخص جو کہ عرصہ دراز سے مرشد کامل کی تلاش میں تھا اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بغداد پہنچا۔ جب اس شخص کو معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وصال فرما گئے ہیں تو وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور آدابِ زیارت بجا لایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر مبارک سے باہر تشریف لائے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمایا اور اس کی جانب خصوصی توجہ فرمائی۔



قصہ نمبر ٦٩

ابوبکر القیمی رحمۃ اللہ علیہ کی اصلاح کرنا

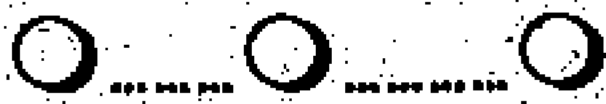
اَعلیٰ ، افضل ، کبیر ، عبدالقادر
سلطان ، غنی ، امیر ، عبدالقادر
علامہ ، خطیب ، شیخ ، مفتی ، زاہد
درویش ، پیر ، فقیر ، عبدالقادر

حضرت ابوبکر القیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابتدائی عمر میں شتربانی کا کام کرتا تھا۔ ایک مرتبہ مجھے ایک شخص کے ساتھ حج کرنے کا اتفاق ہوا۔ اس شخص کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ وہ عنقریب مر جائے گا۔ اس نے مجھے ایک چادر اور دس دینار دے کر فرمایا کہ یہ میری امانت تم بغداد شریف واپس جا کر حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔

حضرت ابوبکر القیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وصیت کے کچھ دنوں بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ میں جب بغداد شریف تشریف لایا تو لالچ میں پھنس گیا اور میرے دل میں خیال آیا کہ ان چیزوں کے متعلق کسی کو کچھ علم نہیں ہے چنانچہ میں نے وہ چادر اور دس دینار اپنے پاس رکھ لئے۔ ایک دن میں بازار سے گزر رہا تھا کہ میری ملاقات حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔

"تم نے دس دیناروں کے لئے بھی اللہ کا خوف نہیں کیا اور
میری امانت اپنے پاس رکھ لی اور میرے پاس اپنی آمدورفت
بھی ختم کرلی۔"

حضرت ابوبکر التیمی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ کی بات سن کر مجھ پر غشی طاری ہوگئی اور جب مجھے ہوش آیا تو میں نے وہ چادر اور دس دینار لاکر آپ علیہ رحمۃ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور معافی کا خواستگار ہوا۔



قصہ نمبر ۷۰

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشین گوئی

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے عالم شباب میں علم کلام میں مشغول رہتا تھا اور اس فن کی بہت سی کتابیں مجھے ازبر تھیں۔ میرے چچا اور مرشد حضرت ابونجیب عبدالقاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ مجھے علم کلام میں کثرت سے مشغول ہونے سے منع فرمایا۔ ایک روز وہ مجھے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا۔

"حضور! یہ میرا بھتیجا ہے اور ہمیشہ علم کلام میں مشغول رہتا ہے
میں نے اسے کئی مرتبہ علم کلام پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔"

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

"اس فن میں تم نے کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟"

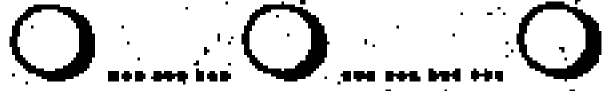
شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کتابوں کے نام بتائے تو حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور مجھے تمام کتابیں بھول گئیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرا سینہ کھول دیا اور میرے سینہ میں علم لدنی کا خزانہ بھر دیا۔ جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ سے لوٹا تو علم و

حکمت کے موتی میری زبان سے جاری تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

''عنقریب تم عراق کے نامور اولیاء میں سے ہو گے۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان پورا ہوا اور مجھے اولیائے عراق میں بزرگی و بلند مرتبہ حاصل ہوا۔



قصہ نمبر ۷۱

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے

ایک مرتبہ محلّہ حلبہ میں اپنے مہمان خانے میں وعظ فرماتے ہوئے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اچانک حالت کشف طاری ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

''میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔''

یہ ارشاد سن کر تمام اولیاء اللہ نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ صلحائے امت نے اس کی توضیح فرمائی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عہد مبارک اور بعد میں قیامت تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عطا کے بغیر ولی اللہ ولایت کے درجہ پر فائز نہیں ہوسکتا۔

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی المعروف غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اس وقت خراسان کے پہاڑوں پر مجاہدات میں مشغول تھے۔ انہوں نے بھی حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی سن کر اپنی گردن جھکا دی اور یوں عرض گزار ہوئے۔

قَدَمَاكَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ

''آپ کے قدمین شریفین میرے سر اور میری آنکھوں پر ہیں۔''



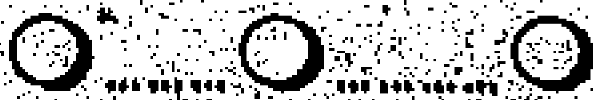
قصہ نمبر ۷۲

اللہ کے ولی کے لئے جگہ خالی کر دو

حضور سیّدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں دس برس کی عمر میں اپنے شہر کے مکتب میں حصولِ علم کے لئے جایا کرتا تھا اور اس وقت میرے ساتھ ملائکہ بھی ہوتے تھے جو میرے آگے پیچھے میری حفاظت کی غرض سے چلتے تھے۔ جب میں مدرسہ پہنچتا تھا تو وہ بارہا یہ منادی کرتے تھے کہ

"اللہ کے ولی کے لئے جگہ خالی کر دو۔"

چنانچہ وہ میرے لئے جگہ خالی کر دے۔ ایک مرتبہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس نے فرشتوں کی آواز سن کر کہا کہ یہ نہایت معزز گھرانے کا فرد ہے اور عنقریب اس کو وہ عظمت حاصل ہوگی کہ جس میں کوئی مزاحمت نہ ہوگی اور اس کو ایسا قرب نصیب ہوگا کہ اس کو کوئی فریب نہ دے سکے گا پھر چالیس برس بعد میں نے اس شخص کو پہچانا وہ شخص ابدالوں میں سے تھا۔



قصہ نمبر ۷۳

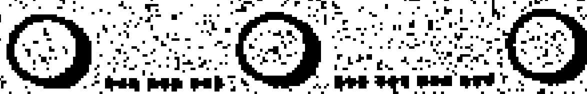
دنیا کی آرائش حیران نہ کرسکی

حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں پچیس سال تک تنہا عراق کے بیابانوں میں پھرتا رہا اور میں لوگوں کو نہ جانتا تھا اور لوگ مجھے نہیں جانتے تھے۔ اس دوران میرے پاس رجال الغیب اور جنات تشریف لاتے جنہیں میں طریقت اور وصول الی اللہ کی تعلیم دیتا تھا۔ ابتداء میں جب میں عراق میں داخل ہوا تو حضرت خضر علیہ السلام میرے ہم سفر بنے اور میں انہیں اس وقت پہچانتا نہ تھا۔ ان کے ساتھ میرا معاہدہ ہوا کہ میں ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک جگہ بیٹھنے کا حکم دیا اور میں اس جگہ تین سال تک بیٹھا رہا۔ سال میں ایک مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے اور فرماتے کہ یہی تیرا مقام ہے جہاں تجھے پہنچایا گیا ہے۔ اس عرصہ کے دوران تمام نفسانی خواہشات مجھ پر انسانی شکل میں وارد ہوئیں لیکن اللہ عزوجل نے مجھے ہر موقع پر استقامت عطا فرمائی اور مجھے ان خرافات سے بچائے رکھا۔ ابتداء میں میرا نفس مجاہدہ کا کوئی طریقہ اختیار کرتا تو میں اس پر قائم ہو جاتا اور کسی چیز کو قبول نہ کرتا تھا۔ ایک طویل مدت تک اپنا گلا گھونٹتے ہوئے میں مدائن کے جنگلوں میں مجاہدات میں مشغول رہا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو مختلف

مجاہدوں، ریاضتوں اور مشقتوں میں ڈالے رکھا۔ ایک سال تک میں گری ہوئی چیزیں اٹھا کر کھاتا رہا۔ دوسرے سال میں صرف پانی پر گزارا کرتا رہا اور تیسرے سال نہ میں نے کچھ کھایا نہ پیا اور نہ ہی سویا۔ ایک مرتبہ شدید سردی کی وجہ سے میں ایوانِ کسریٰ کے کھنڈرات میں سویا تو رات بھر میں چالیس مرتبہ احتلام ہوا۔ میں نے ہر مرتبہ دریائے دجلہ پر جا کر غسل کیا۔ پھر نیند کے خوف سے محل کے اوپر ایک ویران جگہ پر چڑھ گیا اور وہاں دو سال تک قیام کیا حتیٰ کہ سردی کے سوا کوئی شے کھانے کی مجھے میسر نہ آ سکی۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر سال ایک بزرگ آتے اور وہ مجھے اونی جبہ دے کر چلے جاتے تھے۔ اس طرح میں نے بے شمار طریقوں سے دنیا اور نفس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی۔ لوگ مجھے دیوانہ سمجھتے تھے۔ میں برہنہ جسم جنگلوں میں چلا جاتا اور کانٹوں پر لوٹتا شور مچاتا تھا۔ میرے تمام بدن سے خون جاری ہو جاتا تھا اور لوگ مجھے اٹھا کر شفا خانے لے جاتے جہاں میری حالت مزید بگڑ جاتی تھی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا جب مجھ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ لوگ کفن لے آئے اور غسال کو بلوایا کہ وہ مجھے غسل دے۔ ابھی انہوں نے مجھے غسل دینے کے لئے ایک تختہ پر ڈالا ہی تھا کہ میری حالت درست ہو گئی اور میں اٹھ کھڑا ہوا۔ طریقت کی ان پُرخطر راہوں میں نہ تو میں کبھی خوفزدہ ہوا اور نہ ہی کبھی میرا نفس مجھ پر غلبہ پا سکا اور نہ ہی دنیا کی آرائش مجھے حیران کر سکی۔



قصہ نمبر ۷۴

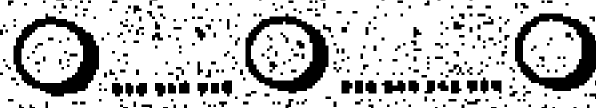
ہستی کی جگہ کسی اور نے لے لی

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شیطان نے میرے گرد بے شمار جال بچھائے جب میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ دنیاوی وساوس ہیں اور میں ان جالوں سے ہی تم جیسے لوگوں کا شکار کرتا ہوں۔ میں نے ایک سال تک شیطان کا مقابلہ کیا اور اس کے بچھائے ہوئے تمام جالوں کو ختم کر دیا۔ اس کے بعد میرے سینے کو کھول دیا گیا اور مجھ پر بے شمار علائق ظاہر ہوئے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا کہ یہ علائق کیسے ہیں؟ جواب ملا کہ یہ خلق کے اسباب ہیں جو تم سے ملے ہوئے ہیں۔ میں سال بھر ان کی جانب متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ مجھ سے جدا ہو گئے۔ جب مجھ پر میرا باطن ظاہر ہوا تو میں نے اپنے قلب کو بہت سے علائق سے ملوث پایا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ علائق کیا ہیں؟ جواب ملا کہ یہ تمہارے ارادے اور اختیارات ہیں چنانچہ ایک سال تک میں ان کی جانب متوجہ رہا یہاں تک کہ وہ سب علائق مجھ سے دور ہو گئے اور میرا قلب ان غلاظتوں سے نجات پا گیا۔ پھر مجھ پر میرے نفس کو ظاہر کیا گیا۔ میں نے اس کا مشاہدہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کے ساتھ بھی کچھ امراض ہیں اور نفس کی خواہشات زندہ ہیں نفس کا شیطان بھی سرکش ہے چنانچہ میں نے سال بھر مزید اس جانب توجہ فرمائی اور میرے نفس کے تمام امراض سرے سے ہی ختم ہو گئے اور اس

کے شیطان نے کلمہ پڑھ لیا اور پھر میرے تمام امور اللہ کے لئے ہو گئے اور میں اپنی ہستی سے باہر نکل آیا۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر میں توکل کے دروازے پر آیا تاکہ میرا مقصد پورا ہو لیکن جب میں توکل کے دروازے پر پہنچا تو بے شمار لوگ وہاں موجود تھے۔ میں اس ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا اور شکر کے دروازے پر پہنچ گیا۔ یہاں بھی لوگوں کا ایک جم غفیر موجود تھا میں اسے بھی چیرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور مشاہدہ کے دروازے پر پہنچ گیا اور یہاں پر موجود ہجوم کو بھی چیرتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ حتیٰ کہ سب سے آخر میں مجھے فقر کے دروازے پر لایا گیا۔ فقر کا دروازہ خالی تھا میں جب اس دروازہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ جن جن چیزوں کو میں نے ترک کیا تھا وہ سب یہاں موجود تھیں۔ یہاں مجھے ایک بہت بڑے روحانی خزانے کی فتوحات سے نوازا گیا اور میرے لئے تمام دنیا کے خزانے کھول دیئے گئے مجھے روحانی عزت، دائمی غنا اور خالص آزادی عطا فرمائی گئی۔ میری تمام چیزیں جو میری ہستی اور میری صفات سب معدوم ہو گئیں اور میری ہستی کی جگہ کسی اور نے لے لی۔



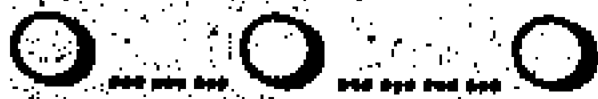
قصہ نمبر ۷۵

تمہاری امانت تم تک پہنچا دی

حضرت شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا اور فرمایا۔

''اے عبدالقادر (رضی اللہ عنہ)! یہ وہ خرقہ ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ خرقہ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا تھا جن سے ہوتا ہوا یہ خرقہ مجھ تک پہنچا اور یہ تمہاری امانت تھی جو میں نے تم تک پہنچا دی۔''

حضور سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جب خرقہ مبارک کو زیب تن کیا تو آپ رضی اللہ عنہ پر بے شمار انوار و تجلیاتِ کی بارش ہونا شروع ہو گئی۔



قصہ نمبر ۷۶

مدرسہ کی تعمیر میں بحیثیت مزدور حصہ لیا

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں تدریسی فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے فی الحال تدریسی مصروفیات کے علاوہ کوئی کام نہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شبانہ روز کی محنت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا شہرہ کچھ ہی دنوں میں سارے بغداد میں پھیل گیئے۔ طلباء دور دراز کے علاقوں سے علم کے حصول کے لئے آنے لگے۔ طلباء کی تعداد جب مزید بڑھنا شروع ہو گئی تو اردگرد کے کئی مکانات کو خرید کر مدرسہ میں شامل کر لیا گیا۔ کتب سیر میں میں منقول ہے کہ ۵۲۸ھ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ نظامیہ کی وسیع عمارت تعمیر فرما چکے تھے۔ اس مدرسہ کی تعمیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بحیثیت مزدور بھی حصہ لیا۔



قصہ نمبر ۷۷

ابوالخشاب رحمۃ اللہ علیہ کا فیضیاب ہونا

حضرت شیخ ابوالخشاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں جوانی میں جب علم نحو پڑھ رہا تھا تو لوگوں میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ تھا اور اسی وجہ سے مجھے اشتیاق ہوا کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ سنوں۔ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں کچھ دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری جانب توجہ کرتے ہوئے فرمایا ہماری صحبت اختیار کر لو چنانچہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کر لی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے علم نحو کے علاوہ علوم عقلیہ اور نقلیہ حاصل ہوئے جن سے مجھے پہلے کوئی واقفیت حاصل نہ تھی۔ ایک سال کے عرصہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم سے میں نے وہ علوم حاصل کر لئے جو گذشتہ اتنی عمر گزرنے کے باوجود بھی مجھے حاصل نہ ہوئے تھے۔



قصہ نمبر ۷۸

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

منقول ہے کہ حضرت شیخ بقا بن بطو، شیخ علی بن ہیتی اور شیخ قیلوی رحمۃ اللہ علیہم جب حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ میں آتے تو ڈیوڑھی میں جھاڑو دیتے اور چھڑکاؤ کرتے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر کبھی اندر داخل نہ ہوتے تھے اجازت ملنے کے بعد آپ حضرات اندر داخل ہوتے اور اجازت ملنے پر ہی بیٹھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے امان طلب کرتے اور امان مل جانے کے بعد مؤدب ہو کر بیٹھ جاتے تھے۔ جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کہیں جانے کا ارادہ کرتے تو یہ حضرات سواری کے ہمراہ چلتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ انہیں اس فعل سے منع فرماتے تو یہ کہتے کہ ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

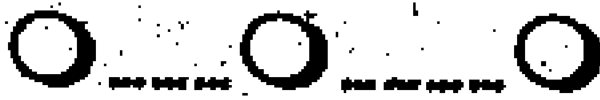


قصہ نمبر ۷۹

بزرگی اور عظمت کا راز

حضرت شیخ محمد قائد الاوانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی اور عظمت کا راز کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

"میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا اور کبھی کسی سے کذب بیانی نہیں کرتا۔"



قصہ نمبر ۸۰

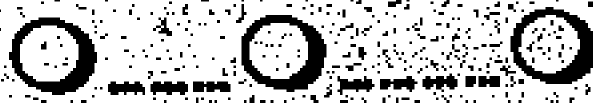
خطبہ کا آغاز حمد و ثناء سے کرتے تھے

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ سیّد عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار اپنے وعظ کے دوران الحمد للہ رب العالمین کہہ کر خاموش ہو جاتے اور دوبارہ کہہ کر سکوت فرماتے اور تیسری مرتبہ کہنے کے بعد کچھ دیر توقف فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں تمام اولیاء حاضر و ناظر خاموش ہو جاتے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں اولیاء و ملائکہ کی ایک کثیر تعداد آ جاتی جو محفل کے بعد کہیں نظر نہ آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطاب کو یوں شروع فرماتے۔

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوق کی تعداد اور اس کے عرش کے وزن کے مطابق اور بے حد تعریفیں جس سے اس کی ذات راضی ہو جائے۔ اس کے کلمات کی روشنائی کے مطابق، اس کے منتہائے علم کے مطابق، اس کی مرضی و منشاء کے مطابق، اس کی مخلوق کے مطابق جسے اس نے پیدا کیا۔ وہی عالم الغیب ہے اور رحمٰن و رحیم ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور تمام کائنات اسی کی تخلیق ہے۔ تمام تعریفیں اس کے لئے ہی ہیں اور وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں بلکہ وہ مارتا ہے۔ تمام بھلائیاں اسی کے

لئے ہیں اور واحد ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا کوئی وزیر نہیں، اس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اسے کسی نے جنا ہے۔ وہ بلند و بالا ہے اور اس جیسا کوئی نہیں۔ میں اس کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول اور پیغمبر ہیں وہ تمام مخلوقات سے افضل ہیں اللہ عزوجل نے ان کو ہدایت دے کر بھیجا تاکہ وہ دین اسلام کو تمام ادیان پر بلند کریں خواہ مشرکین اس کو برا سمجھیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ اول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جن کی تائید حق کے ساتھ تھی جن کو حضور نبی کریم ﷺ نے عتیق کا لقب دیا جو پاک تھے اور پاکیزہ نسل سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ہر موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی حمایت کی اور ان کی تصدیق فرمائی اور اب بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ابدی آرام فرما رہے ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ دوم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے عمل کثیر کئے اور جن کو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کے لئے منتخب کیا گیا جنہوں نے ہمیشہ حق بات کا ساتھ دیا اور وہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ابدی آرامگاہ میں موجود ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ سوم حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے جنہوں نے اپنے مال سے مسلمانوں کی امداد کی اور قرآن مجید کی ترتیب و اشاعت احسن طریقے سے فرمائی۔ جنہوں نے امامت و قرأت سے محراب و منبر کو مزین کیا اور جو افضل الشہداء ہیں اور فرشتے بھی ان سے

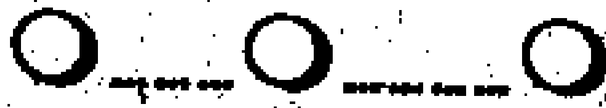
حیاء کرتے ہیں۔ اللہ راضی ہو خلیفہ چہارم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے جو شجاعت و جوانمردی میں بے مثل ہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ دین اسلام کے امام و عالم ہیں اور جن کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم پر فدا ہو جاؤں۔ اللہ راضی ہو حسنین کریمین حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم سے جن کی نیکیاں تا حشر قائم رہنے والی ہیں اور جن کے مراتب بے مثل ہیں۔ اللہ نے ان کے قلوب کو نیکیوں کی جانب مائل کیا۔ اے اللہ تو ہمارے رازوں اور دلی کیفیات سے واقف ہے ہمیں اوامر پر عمل کرنے اور نواہی سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں گناہوں کی ذلت سے بچا۔ ہمیں اپنے ماسوا سے محفوظ رکھ اور اپنی مشغولیت عطا فرما۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور وہ بہت قوی و عظیم ہے۔ اے اللہ! ہمیں غفلت سے بچا اور ہمارے اوپر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے پہلی امتوں پر ڈالا۔ اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما اور ہماری مغفرت فرما کیونکہ تو ہی ہمارا رب ہے اور ہمارا مولا ہے۔ آمین"



قصہ نمبر ۸۱

کھانا کھلانا، حسنِ اخلاق سے افضل ہے

حضرت شیخ عبداللہ جبائی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ میرے نزدیک کھانا کھلانا اور حسن اخلاق افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کبھی پیسہ نہ ٹھہرتا تھا اگر صبح کے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک ہزار دینار آجاتے تو شام تک وہ غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر چکے ہوتے۔

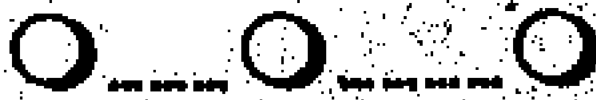


قصہ نمبر ۸۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر نکاح کیا

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش نہایت ہی بابرکت ماحول میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں گوشہ نشینی اختیار کی اور خود کو دنیاوی غلاظتوں سے پاک رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۱ برس کی عمر میں شادی کی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ

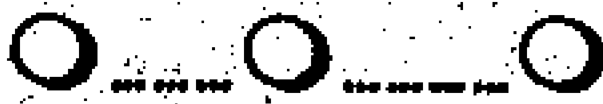
"جب مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کی اجازت دی میں نے نکاح کرلیا۔"



قصہ نمبر ۸۳

جسم مبارک نورانی شعاعوں کے زیر اثر ہوتا

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو اللہ عزوجل کی خوشنودی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی راتیں جاگ کر گزرتی تھیں اور ساری رات آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ اور مشاہدہ میں گم رہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سجدہ کو دراز کرتے تھے اور بیٹھ کر مراقبہ فرماتے تھے۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک نورانی شعاعوں کے زیر اثر ہوتا تھا اور کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان نورانی شعاعوں میں غائب ہو جاتے تھے۔



قصہ نمبر ۸٤

جو بچ جاتا وہ اپنے لئے رکھ لیتے تھے

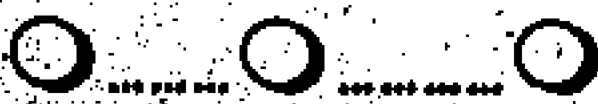
حضرت شیخ ابوعبداللہ بن حسین بن ابی الفضل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بعض دہقانی مریدین ہر سال آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے گیہوں بوتے تھے اور جائز طریقہ سے اسے پالتے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض مریدین اسے پیستے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ہر روز چار یا پانچ روٹیاں پکاتے اور شام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس روٹیاں لے کر آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حاضرین میں ایک ایک ٹکڑا تقسیم کر دیتے اور جو بچ جاتا وہ اپنے لئے رکھ لیتے تھے۔



قصہ نمبر ۸۵

فقیر کا سوال رد نہ کرو

حضرت شیخ خضر حسینی علیہ الرحمۃ سے منقول ہے کہ حضور سیدنا غوث اعظم علیہ الرحمۃ نے ایک شکستہ دل فقیر کو دیکھا۔ آپ علیہ الرحمۃ نے اس سے اس کی کیفیت کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں آج دریا کے کنارے گیا اور ملاح سے کہا کہ وہ مجھے دریا کے پار لے جائے اس نے انکار کر دیا۔ میں اپنے اس افلاس کے سبب پریشان اور شکستہ دل ہوں۔ ابھی اس فقیر کا کلام جاری تھا کہ ایک شخص آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تیس دینار آپ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے وہ دینار اس فقیر کو دے دیئے اور فرمایا کہ اس ملاح سے کہنا کہ کسی فقیر کا سوال رد نہ کیا کرے۔



قصہ نمبر ۸۶

ایک محفل میں چار چار سو لوگوں کو ولایت کے مقامِ اعلیٰ تک پہنچا دیا

حضرت شیخ معمر ابوالمظفر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی کو درگزر فرمانے والا نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عطا کا یہ عالم تھا کہ ایک محفل میں چار چار سو لوگوں کو ولایت کے مقامِ اعلیٰ تک پہنچا دیتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور بیواؤں کی حاجت روائی کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔ جب کسی بیمار کے متعلق سنتے تو فوراً اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ فقراء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در سے بغیر سوال کئے عطا ہو جاتا تھا۔

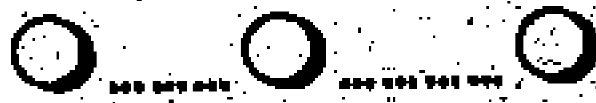


قصہ نمبر ۸۷

مخلوق سے کنارہ کشی کرنے سے قبل علم حاصل کرو

حضور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مخلوق سے کنارہ کشی سے قبل علم حاصل کرو کیونکہ جو شخص علم کے بغیر عبادت کرتا ہے وہ اصلاح سے زیادہ فساد میں مبتلا ہو جاتا ہے تمہیں چاہیئے کہ شمع شریعت اپنے ہمراہ لے کر علم کی روشنی میں عمل کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہیں علم لدنی کا وارث بنا دے گا جس سے تم ناواقف ہو تمہیں چاہیئے کہ تمام اسباب و ذرائع سے تعلق منقطع کر کے رشتہ داروں اور احباب سے جدائی اختیار کر لو تا کہ تم اپنے زہد کی وجہ سے اپنی قوتِ باطنی اور اپنے حسنِ ادب کا مشاہدہ کر سکو خدا کے علاوہ تمام عالم و اسباب سے اس خوف سے منقطع ہو جاؤ تا کہ تمہاری شمع معرفت نہ بجھ جائے اور جب تم چالیس دن (ایک چلہ) اپنے رب کے لیے مخصوص کر دو گے تو تمہارے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اور تم معرفت الٰہی کی تپش کا مشاہدہ کرنے لگو گے جس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے شجر قلب پر محسوس کیا تھا اس کیفیت کے بعد تم اپنے نفس و خواہش، اپنے شیطان، اپنی طبیعت اور اپنے وجود سے کہو گے کہ ٹھہر جاؤ میں نے اس آگ کا مشاہدہ کر لیا ہے جو قلب موسیٰ علیہ السلام پر روشن ہوئی تھی۔ اس کے بعد تمہارے قلب میں باطن سے یہ آواز آنے لگے گی کہ میں

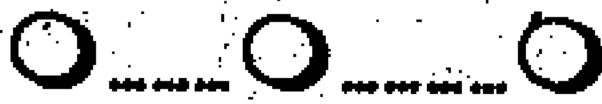
ہی تمہارا رب ہوں، میری ہی عبادت کرو، میرے غیر کی اطاعت سے گریزاں ہو جاؤ۔ میرے سوا کسی سے تعلق نہ رکھو میری معرفت حاصل کر کے میرے غیر کو فراموش کر دو۔ غیر سے اعراض کر کے صرف میرے علم، میرے قرب، میرے ملک اور میری سلطنت کی جانب متوجہ رہو جب تمہیں لقاءِ الٰہی حاصل ہو جائے گا تو تمہاری زبان پر فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ جاری ہو جائے گا اور تمام حجابات رفع ہو کر قلب سے کدورت زائل ہو جائے گی اور نفس کو مکمل سکون حاصل ہوگا پھر جب اس کے الطاف غالب آ جائیں گے تو تمہیں خطاب کیا جائے گا اے قلب! فرعون نفس کی طرف توجہ کر اور ان کو راہ ہدایت پر چلاتا ہوا میری جانب لے آ اور ان سے کہہ دے کہ میرا ہی اتباع کریں۔ پھر انہیں رشد کے راستے پر ہدایت کر کے ان سے تعلق قائم کر، اس کے بعد پھر قطع تعلق کر کے دوبارہ استوار کر لے اور اسی طرح کرتا رہ۔



قصہ نمبر ۸۸

چوہا مر گیا

حضرت شیخ معمر جراوہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے کچھ لکھ رہے تھے۔ اس دوران چھت سے تین مرتبہ مٹی گری۔ جب چوتھی مرتبہ ایسا ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلال میں آ کر اس جگہ دیکھا جہاں سے مٹی گر رہی تھی۔ اس دوران ایک چوہا اس جگہ سے نیچے گرا اور مر گیا اور یہ چوہا ہی وہاں سے مٹی کھود رہا تھا۔



قصہ نمبر ۸۹

چڑیا کی موت کا بدلہ

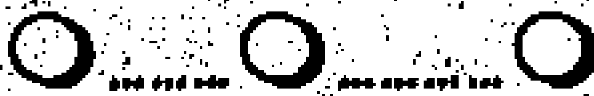
حضرت شیخ عمر بن مسعود بزاز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ وضو فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک چڑیا نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قمیص پر بیٹ کردی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جلالی نظروں سے اس چڑیا کو دیکھا تو وہ چڑیا اسی وقت نیچے گری اور مر گئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد قمیص کے اس حصے کو دھویا اور پھر اپنی قمیص مبارک اتار کر مجھے دی اور فرمایا کہ اس کو فروخت کر کے اس کی رقم کو خیرات کردو یہ اس کا بدلہ ہے۔



قصہ نمبر ۹۰

ہر سوال کا جواب عبد القادر

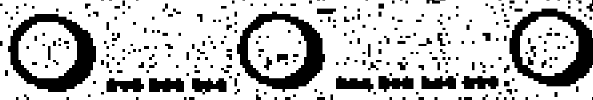
منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ایک بہت ہی گنہگار شخص تھا لیکن اس کے دل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی جب اس کے مرنے کے بعد اس کو دفن کیا گیا تو قبر میں منکر نکیرین نے سوالات کیے تو اس نے ہر سوال کے جواب میں عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) جواب دیا۔ منکر نکیرین نے اللہ عزّ وجلّ کی بارگاہ میں اس کے جواب کو پیش کیا تو حکم ہوا کہ اگر چہ یہ بندہ فاسقوں میں سے ہے لیکن یہ میرے محبوب سیّد عبد القادر (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ صادقین میں سے ہیں ان سے محبت رکھتا ہے۔



قصہ نمبر ۹۱

حسن ظن کی بدولت عذابِ قبر سے نجات

منقول ہے کہ بغداد کے محلہ باب الازج کے قبرستان میں ایک قبر سے کسی مردہ کے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ لوگوں نے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا صاحب قبر نے مجھ سے خرقہ پہنا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا یہ میری محفل میں کبھی شریک ہوا؟ لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس کا علم نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر دریافت کیا کہ اس نے کبھی میرے پیچھے نماز پڑھی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہمیں معلوم نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اب کی بار مراقبہ فرمایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر جلالیت کے آثار نمایاں ہو گئے۔ بعد ازں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پہ وقار ظاہر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس شخص نے میری زیارت کی اور مجھ سے حسن ظن رکھا اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اس پر رحم فرما دیا ہے چنانچہ اس کے بعد کبھی اس قبر سے کوئی آواز نہ آئی۔



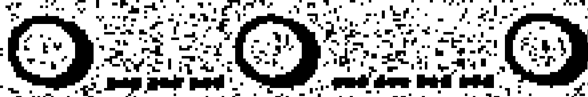
قصہ نمبر ۹۲

بغداد میں قیام کے دوران کسی کو مرگی کا دورہ نہ پڑا

منقول ہے ایک مرتبہ اصفہان کا رہنے والا ایک شخص بغداد شریف میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی کو اکثر و بیشتر مرگی کا دورہ پڑتا ہے متعدد علاج کرنے کے باوجود اس کے دورے کم نہیں ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اس پر وادی سراندیپ کا ایک سرکش جن خانس ہے اب اگر تمہاری بیوی کو مرگی کا دورہ پڑے تو تم اس کے کان میں کہنا کہ عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) جو کہ بغداد کا رہنے والا ہے تجھے حکم دیتا ہے کہ پھر نہ آنا اگر تو پھر آیا تو ہلاک ہو جائے گا۔''

منقول ہے اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس کی بیوی کی مرگی دور ہو گئی اور یہ بھی منقول ہے کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ چالیس برس تک بغداد میں مسند نشین رہے لیکن وہاں کسی کو کبھی مرگی کا دورہ نہ پڑا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بغداد میں کسی کو مرگی کا دورہ پڑا۔



قصہ نمبر ۹۳

خالق کی تسبیح

منقول ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن علی بن احمد بن وہب الازجی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں ایک قمری اور کبوتری کو دیکھا۔ حضرت شیخ ابوالحسن علی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ یہ کبوتری چھ ماہ سے انڈے نہیں دے رہی اور قمری نو مہینے سے نہیں بول رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبوتری سے فرمایا تو اپنے مالک کو فائدہ پہنچا اور قمری سے فرمایا تو اپنے خالق کی تسبیح کر چنانچہ قمری نے اسی وقت کوکو کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ بغداد کے لوگ اس کی آواز سننے کے لئے جوق در جوق جمع ہونا شروع ہو گئے اور کبوتری نے بھی انڈے دے دیئے اور ان سے بچے نکلے۔



قصہ نمبر ۹۴

مخفی حال کا علم

حضرت ابوالفرح بن الہامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بغداد شریف کے محلہ باب الازج جانے کی ضرورت درپیش آئی۔ واپسی پر میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ کے نزدیک سے گزرا تو عصر کی نماز کا وقت تھا اور اذان دی جا رہی تھی۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ نماز بھی ادا کرلوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا چنانچہ جلدی میں مجھے وضو کا خیال نہ رہا اور میں جماعت میں شامل ہو گیا۔ بعدازاں جب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

"بیٹا! تمہیں نسیان بہت غالب ہے اور تم نے بغیر وضو نماز ادا کرلی۔"

حضرت ابوالفرح بن الہامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان سے حیران ہوا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو میرے مخفی حال کا علم تھا۔



قصہ نمبر ۹۵

گمشدہ اونٹ مل گئے

حضرت شیخ عبدالجبائی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ہمدان میں ایک شخص طریف سے ہوئی۔ یہ شخص دمشق کا رہائشی تھا۔ اس نے مجھے بتایا دورانِ سفر میری ملاقات بشرالمفرضی سے ہوئی جو چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ دورانِ سفر میرا گزر ایک جنگل سے ہوا۔ رات کا وقت تھا میرے چار اونٹ اس جنگل میں گم ہو گئے۔ میں نے ان کو بہت تلاش کیا لیکن کامیاب نہ ہوا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں نے پریشانی کے عالم میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو پکارا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ وعظ ایک مرتبہ فرمایا تھا کہ جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو مجھے پکارو۔ چنانچہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پکارنے لگا۔ اس دوران مجھے نزدیک ایک ٹیلے پر ایک شخص دکھائی دیا جس نے سفید لباس زیب تن کر رکھا تھا۔ اس شخص نے مجھے ہاتھ سے ایک جانب اشارہ کیا۔ جب میں ٹیلے کے نزدیک پہنچا تو وہ شخص غائب ہو چکا تھا۔ جب میں نے اس شخص کی بتائی ہوئی سمت میں نظر دوڑائی تو مجھے اپنے چاروں اونٹ مع سامان کے نظر آ گئے جنہیں میں ہانک کر لے آیا۔



قصہ نمبر ۹۶

جس پر اللہ عزوجل مہربان ہو اس پر مخلوق بھی مہربان ہوتی ہے

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ضعف الایمان اور ضعف الیقین لوگوں کے متعلق فرمایا جب تو ضعیف الایمان اور ضعیف الیقین ہے اور کسی وعدہ کے ساتھ تجھ سے وعدہ کیا جائے تو تیرا وعدہ پورا کیا جائے گا اور خلاف نہ کیا جائے گا تاکہ تیرا ایمان زائل نہ ہو اور تیرا یقین سلامت رہے۔ ابتداء میں طالب مولا کے ساتھ وعدے کئے جاتے ہیں اور وعدے کبھی خواب میں کئے جاتے ہیں اور کبھی بیداری میں کئے جاتے ہیں۔ بعض مرتبہ خواب میں اس کے ساتھ وعدہ کیا جاتا ہے کہ تو منزلِ مقصود کو ضرور پہنچ جائے گا اور کبھی بیداری میں اس کے دل میں القا کیا جاتا ہے کہ تجھے مبارک ہو تو اولیاء کا بادشاہ ہے اور کبھی اس کے مرشد کامل ہی اپنی زبانِ پاک سے وعدہ فرما دیتا ہے کہ تجھے عرفان کی دولت ضرور نصیب ہو گی چنانچہ یہ وعدہ سالک کی ہمت کو بلند کر دیتے ہیں اور وہ اپنی کوششوں کو مزید تیز کر دیتا ہے۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ اللہ عزوجل کا خصوصی انعام ہے کہ سالک اپنی منزلِ مقصود کو پا لیتا ہے وگرنہ وہ اپنی ذاتی کوشش سے ایسا ہرگز نہیں کر پاتا۔ اللہ عزوجل اپنے وعدے پورے کرتا ہے کیونکہ وہ ذات سچے وعدے کرنے

والی ہے۔ پھر جب سالک کے دل میں ایمان و یقین پختہ ہو جاتا ہے تو اسے مقامِ استقامت نصیب ہو جاتا ہے اور پھر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

''آج کے دن تو ہمارے نزدیک صاحب مرتبہ اور امین ہو گیا۔''

جب طالب مولیٰ کو وصالِ خداوندی نصیب ہوتا ہے تو وہ ترقی کر کے مقامِ استقامت پر فائز ہو جاتا ہے اور اللہ عزوجل اسے اپنی بارگاہ میں کوئی خاص عہدہ و مرتبہ عطا کر دیتا ہے۔ ایسے موقع پر وہ اللہ عزوجل کے رازوں کا امین ہوتا ہے اور اللہ عزوجل اسے مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

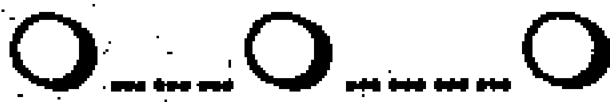
''اے سالک! تو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔ تو خالص الخاص ہو گا۔ تیرا اپنا کوئی ارادہ باقی نہیں رہتا۔''

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سالک کا مطلوب قربِ خداوندی ہوتا ہے اور اس مقام پر پہنچ کر اس کا کوئی عمل باقی نہیں رہتا یعنی اس مقام پر فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہو گا۔ پھر کوئی عبادت باقی نہیں رہتی اور اس مقام پر سالک کوئی بھی عبادت اپنی طرف نہیں کرے گا اس مقام پر عابد و معبود حق تعالیٰ خود ہو گا چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے۔

''اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پر اللہ عزوجل خود ہی حامد ہے اور خود ہی محمود ہے اور اس مقام پر پہنچ کر کوئی ایسی منزل باقی نہ رہ جائے گی جس کی طرف تو نگاہ کرے اور تیری ہمت اس کا ارادہ کرے۔''

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پس معلوم ہونا چاہیے کہ طالب

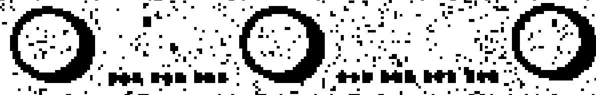
صادق کی مراد و مطلوب صرف وہی ذاتِ پاک ہے تو پھر یہ ہوتا ہے کہ اس مطلوب و مراد آرزو سے تیرے رکے رہنے کی وجہ سے تیرے دل کی شکستگی کے بعد اس چیز کا عوضانہ اس سے ادنیٰ یا اس کی مثل دنیا میں بھی دیا جائے گا اور عقبیٰ میں بھی دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ جس بندہ پر اللہ عزوجل مہربان ہوتا ہے تو تمام مخلوق بھی اس پر مہربان ہو جاتی ہے اور جس بندہ سے اللہ عزوجل ناراض ہو جاتا ہے تمام مخلوق اس سے ناراض ہو جاتی ہے۔



قصہ نمبر ۹۷

ایک مرید عورت کی مدد کا واقعہ

منقول ہے حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک عورت مرید تھی، جس پر ایک فاسق بدبخت عاشق ہو گیا۔ ایک دن وہ عورت رفع حاجت کے لئے نزدیکی پہاڑ کی ایک غار میں گئی تو اس فاسق بدبخت کو بھی اس کی خبر ہو گئی۔ اس بدبخت نے اس غار میں جا کر اس عورت کو پکڑ لیا اور اس کی عزت لوٹنے کی کوشش کی۔ اس عورت نے باآوازِ بلند آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدد کے لئے پکارا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے مدرسہ میں وضو فرما رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کھڑاؤں کو اس غار کی سمت میں پھینکا۔ وہ کھڑائیں اس فاسق کے سر پر لگنا شروع ہو گئیں جس سے وہ بدبخت ہلاک ہو گیا۔ وہ عورت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کھڑائیں لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حاضرین محفل کے سامنے سارا ماجرا بیان کیا۔



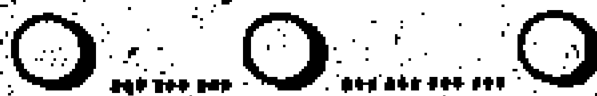
قصہ نمبر ۹۸

دریا کی طغیانی کم ہو گئی

ایک مرتبہ دریائے دجلہ میں سیلاب آ گیا دریا کی طغیانی کی شدت کی وجہ سے لوگ پریشانی کے عالم میں حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عصا مبارک پکڑا اور دریائے دجلہ کے کنارے پہنچ کر عصا مبارک کو زمین میں گاڑ دیا اور فرمایا۔

"اے دریا! بس رک جا۔"

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا تھا کہ دریا کی طغیانی کم ہونا شروع ہو گئی۔



قصہ نمبر ۹۹

وصال حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

جلوہ دکھا دیجئے کلمہ پڑھا دیجئے
وقت رحلت آ گیا بغداد والے مرشد

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اکیانوے برس ہو چکی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اپنے وصال کی خبر دی تو سب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اب علیل رہنے لگے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ بابرکات کا فیضان جس سے ایک عالم سیراب ہوا تھا اب اس کے جانے کا وقت آ چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا:

"تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہوں مگر میرا باطن صرف اللہ کے ساتھ ہے اور اس وقت کچھ لوگ یہاں تشریف لانے والے ہیں تم ان کے لئے جگہ فراخ کر دو۔"

۱۱ ربیع الثانی بروز سوموار حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کی نماز کے وقت تازہ غسل فرمایا اور دیر تک سجدہ میں رہے اور اپنے تمام مریدین، اہل خانہ اور دیگر کے لئے دعا مانگتے رہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سجدہ سے سر اٹھایا تو غیب سے ندا آئی۔

''اے نفس مطمئنہ! اپنے پروردگار کی جانب لوٹ آ تو اپنے پروردگار سے راضی ہوا اور وہ تجھ سے راضی ہوا بے شک تو میرے ان بندوں میں شامل ہے جو جنت میں داخل ہوں گے۔''

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ ان کلمات کو سننے کے بعد بستر پر لیٹ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے ذیل کے کلمات جاری ہوئے۔

''میں اللہ رب العزت سے مدد لیتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے جو زندہ ہے نہ اسے موت ہے اور نہ خوف، پاک ہے وہ جو قدرت سے باعزت ہے جو بندوں پر موت طاری کرنے پر قادر ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔''

اس کے بعد حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے اللہ اللہ کا ورد جاری ہو گیا اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالرزاق اور حضرت سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بار بار ہاتھ مبارک کو بلند کرتے اور زبان مبارک سے فرماتے۔

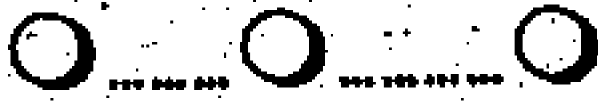
''توبہ کرو اور صف میں شامل ہو جاؤ میں بھی تمہاری طرف آتا ہوں۔''

نیز فرماتے تھے۔

''نرمی کرو۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حق آیا اور موت کے آثار شروع ہو گئے اور زبان

مبارک پر یہ الفاظ ظاہر ہو گئے: میں مدد چاہتا ہوں کلمہ کی اور اللہ کی جو پاک و برتر ہے اور ایسا زندہ ہے جسے موت کا خوف نہیں وہ اپنی قدرت کے ساتھ غالب ہے اور بندوں کو موت کے ساتھ مجبور کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ عزوجل کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور اللہ اللہ کا ورد بلند کر دیا یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔



اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

O......O......O

قصہ نمبر ۱۰۰

بوقت وصال ارواحِ مقربین کا حاضر ہونا

قادراں ، سروراں ، رہنما دستگیر
غوثِ اعظم امامِ مبیں بے نظیر

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ ''انہار الانوار'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سیّدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''میرے پاس سے ہٹ جاؤ کیونکہ میں بظاہر تمہارے ساتھ ہیں مگر میرا باطن اللہ کے ساتھ ہے۔''

نیز فرمایا۔

''اس وقت میرے پاس تمہارے علاوہ بھی کچھ حضرات تشریف لائے ہوئے ہیں ان کے لئے جگہ چھوڑ دو اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آؤ۔ اس جگہ بہت بڑی رحمت ہے اور ان پر جگہ کو تنگ نہ ہونے دو۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ فرمائے۔

''اے ملائکہ کی جماعت! اے ارواحِ مقربین کی جماعت۔''

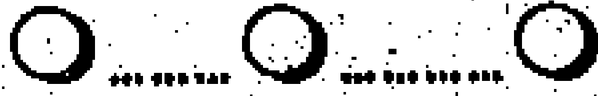
اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔

"بسم اللہ آؤ آؤ۔"

آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن تک یونہی فرماتے رہے اور کہتے رہے۔

"مجھے کسی چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہے نہ ہی فرشتوں کی اور نہ ہی ملک الموت کی۔ اے ملک الموت! ہمیں اس نے عطا فرمایا ہے جس نے ہمیں دوست رکھا ہے اور وہ اللہ ہے۔"

پھر اسی شب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔



کتابیات

۱۔ فتوح الغیوب از سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ غنیۃ الطالبین از سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ اخبار الاخیار از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ جامع کرامات الاولیاء از علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ فتاویٰ کراماتِ غوثیہ از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ فتح ربانی از سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ مکتوبات محبوبِ سبحانی از سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ جلاء الخواطر از سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ فیوضِ یزدانی از مولانا عاشق الٰہی سربلندی

۱۰۔ نزہۃ الخاطر از ملا علی قاری

۱۱۔ مناقب الشیخ عبدالقادر از علامہ عبدالرحمٰن الطالبانی

۱۲۔ سیرتِ پاک حضور سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ از حسیب القادری





ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022